بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 74

شمارہ 38

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

25 ربیع الاوّل 1447 ہجری قمری ❁ 18 تبوک 1404 ہجری شمسی ❁ 18 ستمبر 2025ء

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۹﴾

﴿سُوۡرَۃُ حٰمٓ السَّجۡدَۃِ:۹﴾

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن کے لئے غیر منقطع اجر ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 ستمبر 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

استغفار بہت کرو، اس سے گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

استغفار اور یقین

❁ ایک شخص نے عرض کی کہ حضور میرے لیے دعا کریں کہ میرے اولاد ہوجائے۔ آپؑ نے فرمایا کہ:

’’استغفار بہت کرو۔ اس سے گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔ یادرکھو یقین بڑی چیز ہے۔ جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے، خدا تعالیٰ خود اس کی دستگیری کرتا ہے۔‘‘

❁ ایک امتحان والے آدمی کے متعلق دعا کے واسطے عرض کی گئی فرمایا ’’دعا تو کی جاتی ہے مگر بعض دفعہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے واسطے کوئی اور نعمت رکھی ہوئی ہوتی ہے اور دعا ظاہر الفاظ میں پوری ہوتی ہوئی نظر نہیں آتی اس میں ایک ابتلا ہوتا ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کے واسطے جو بظاہر نیک ہوتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم تو نیک تھے ہم پر ابتلا یہ کیوں آیا۔‘‘

خدا تعالیٰ پر بھروسہ

❁ فرمایا: ’’ہم کو تو خدا پر اتنا بھروسہ ہے کہ ہم تو اپنے لیے دعا بھی نہیں کرتے، کیونکہ وہ ہمارے حال کو خوب جانتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو جب کفار نے آگ میں ڈالا تو فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا بَلٰی۔ وَلٰکِنۡ اِلَیۡکُمۡ لَا۔ ہاں حاجت تو ہے، مگر تمہارے آگے پیش کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔ فرشتوں نے کہا کہ اچھا خدا تعالیٰ کے آگے ہی دعا کرو۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا عِلۡمُہٗ مِنۡ حَالِیۡ حَسۡبِیۡ مِنۡ سَوَالِیۡ۔ وہ میرے حال سے ایسا واقف ہے کہ مجھے سوال کرنے کی ضرورت نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 89، 91، ایڈیشن 2018، قادیان)

روحانیت کا ساتواں درجہ انسانی کمال کا وہ آخری نقطہ ہے جس پر پہنچ کر خدائی صفات اُس کے آئینہ قلب میں منعکس ہونے لگتی ہیں اور وہ اس کے جلال اور جمال کا مظہر ہوجاتا ہے، اس سے دشمنی رکھنے والے خدا تعالیٰ سے دشمنی رکھنے والے قرار پاتے ہیں اور اُس سے محبت رکھنے والے خدا تعالیٰ کی برکات اور اُس کے انعامات کے مورد بنتے ہیں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃُ المومنون آیت 18 وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا فَوۡقَکُمۡ سَبۡعَ طَرَآئِقَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

پھر انسان اس سے بھی آگے ترقی کرتا ہے اور چھٹا درجہ اُسے حاصل ہوتا ہے کہ اُس میں ایسا تقویٰ پیدا ہوجاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کلی طور پر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں دے دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلٰی ٭ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَہُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ۪ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ○ یعنی جو لوگ اپنے آپ کو کلیۃً اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیں اور نیک اعمال بجالائیں، اُن کیلئے اپنے رب کے حضور بہت بڑا اجر مقدر ہے اور وہ ہر قسم کے خوف اور حزن سے محفوظ رہیں گے۔ ملکوتی مقام میں تو وہ سمجھتا تھا کہ میں بھی کچھ کر سکتا ہوں مجھے حکم دو تو میں دوڑ کر اُس کی تعمیل کروں گا۔ مگر اس مقام پر پہنچ کر انسان کی یہ حالت ہوجاتی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں جس طرح آپ کی مرضی ہو اسی طرح مجھے چلا لیجئے۔ اس مقام پر پہنچ کر اس کے تمام کام خدا تعالیٰ کے کام ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ایک بے جان ہتھیار کی طرح دے دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کی نسبت ہی رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ بعض لوگ ترقی کرتے کرتے ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ خدا اُن کی آنکھیں اور کان اور ہاتھ پاؤں بن جاتا ہے۔ یعنی اُن کی تمام حرکات وسکنات اُس کے منشا کے مطابق ہوتی ہیں اور وہ ہر ابتلاء اور ٹھوکر سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔

ساتواں مقام جس پر انسان ترقی کرکے پہنچتا ہے وہ وہی ہے جس کا ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰہُ خَلۡقًا اٰخَرَ میں ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی پھر اُسے ایک اور خلق میں بدل دیا جاتا ہے اور اس پر ایسا آسمانی رنگ چڑھ جاتا ہے کہ پہلے تو وہ خدا تعالیٰ کے بلائے بولتا تھا مگر اَب اُس کو وہ مقام بخشا جاتا ہے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے خدا تعالیٰ بھی اُسی کے مطابق اپنے احکام جاری کردیتا ہے گویا پہلے تو خدا اس کے ہاتھ پاؤں بناتھا مگر پھر وہ ترقی کرتے کرتے ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اُس کے اپنے ہاتھ پاؤں خدا تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں اور اُس کی زبان خدا تعالیٰ کی زبان بن جاتی ہے اور وہ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی کا مصداق ہوجاتا ہے۔ یہ انسانی کمال کا وہ آخری نقطہ ہے جس پر پہنچ کر خدائی صفات اُس کے آئینہ قلب میں منعکس ہونے لگتی ہیں اور وہ اس کے جلال اور جمال کا مظہر ہوجاتا ہے۔ اس سے دشمنی رکھنے والے خدا تعالیٰ سے دشمنی رکھنے والے قرار پاتے ہیں اور اُس سے محبت رکھنے والے خدا تعالیٰ کی برکات اور اُس کے انعامات کے مورد بنتے ہیں۔ اسی مقام کی طرف بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ایک جگہ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ۔

اے آں کہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

یعنی اے وہ شخص جو میری طرف تبر اور کلہاڑے لے کر اس نیت سے دوڑا چلا آرہا ہے کہ تو میرے لگائے ہوئے باغ کو کاٹ دے تو باغبان سے ڈر کہ میں وہ شاخ نہیں ہوں جو کاٹی جا سکے۔ تیری تدابیر الٹ کر تجھ پر ہی پڑیں گی اور تیرا منصوبہ خود تجھے ہی تباہ کردیگا۔ کیونکہ میرے سر سے پاؤں تک میرا خدا مجھ میں نہاں ہے اور حملہ کرنیوالا مجھ پر حملہ نہیں کرتا بلکہ خدا پر حملہ کرتا ہے اور کون ہے جو خدا پر اپنے حملہ میں کامیاب ہوسکے۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 147، مطبوعہ قادیان 2010)

❁❁❁

ارشاد نبوی ﷺ

جتنا زیادہ کوئی دولتمند ہے اتنا ہی زیادہ وہ محتاج ہے سوائے اس شخص کے جو مال اس اس طرح خرچ کرے

(2388) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپؐ نے احد پہاڑ کو دیکھا تو آپؐ نے فرمایا: یہ (پہاڑ) میرے لئے سونا بنادیا جائے تو بھی مجھے پسند نہیں کہ اس میں سے ایک دینار میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے، بجز اُس دینار کے جو قرضہ ادا کرنے کیلئے رکھوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: جتنا زیادہ کوئی دولتمند ہے اتنا ہی زیادہ وہ محتاج ہے سوائے اس شخص کے جو مال اس اس طرح خرچ کرے۔

اِنَّ الۡاَکۡثَرِیۡنَ ہُمُ الۡاَقَلُّوۡنَ: حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں: یہ جملہ جوامع الکلم میں سے ہے اور اسکا مفہوم یہ ہے کہ دولتمندی روپیہ جمع کرنے میں نہیں ہے بلکہ اکثر دولتمند اخلاق فاضلہ سے محروم ہونے کی وجہ سے تہی دست ہیں۔ دولتمندی دولت جمع کرنے میں نہیں بلکہ دائیں بائیں خرچ کرنے میں ہے یعنی دینی اور دنیاوی ضرورتوں میں خرچ کرنے سے دولت کی غرض پوری ہوتی ہے۔ وہ شخص جس نے روپیہ جمع رکھا اور حقوق کی ادائیگی میں خرچ نہ کیا، وہی سب سے زیادہ قلاش ہے مگر جس شخص نے اپنی دولت سے حقوق ادا کئے وہی دراصل غنی ہے کہ اس نے دولت کی اصل غرض حاصل کرلی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دولت سے متعلق یہ نظریہ غایت درجہ حکیمانہ ہے۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الاستقراض، مطبوعہ 2008 قادیان)

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 29 اگست 2025 (مکمل متن)
حضور انور کے ساتھ ممبران نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ کینیڈ کی ملاقات
سیرت آنحضرت ﷺ (از سیرت خاتم النّبیین)
تذکارِ مہدیؑ (روایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)
پیغام حضور انور برموقعہ اجتماع وقفِ نو جرمنی 2024ء
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال وجواب
نماز جنازہ حاضر وغائب، وصایا، نکاح واعلانات
نظم، مضمون ’’کچھ یادیں کچھ باتیں‘‘
خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

انصار کی تربیت کرینگے تو انکی اگلی نسلوں کی تربیت ہوگی، انصار کی تربیت نہیں ہوگی تو نسلوں کی تربیت بھی نہیں ہوگی، یہ بہت ضروری ہے

جب انصار اپنا چندہ اور بجٹ لکھواتے ہیں تو انہیں کبھی بھی سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے

بجٹ لکھواتے ہوئے نہ جھوٹ بولیں، نہ چندہ دیتے ہوئے جھوٹ بولیں، غلط بیانی نہ کریں

ہر ناصر مربی ہوتا ہے، پہلے گھر میں مربی بنیں، پھر اپنے ماحول میں بنیں، پھر علاقے میں بنیں اور ملک میں بنیں

سچائی پر قائم رہیں، نمازوں کی طرف توجہ دیں، قرآن کریم پڑھیں، تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں، ان کو سمجھنے کی کوشش کریں، خدمتِ خلق کریں، گھروں میں تربیت کی طرف توجہ دیں اور اپنے نمونے قائم کریں گھروں میں اپنے نمونے قائم کریں گے تو ماحول کو بھی بہتر کرنے والے ہوں گے، یہ چار، پانچ پوائنٹ ہیں جن پر آپ کو عمل کرنا چاہئے

سیّدنا حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ممبران نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ کینیڈا کی ملاقات

مورخہ 19 مئی 2024ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کینیڈا سے تشریف لانے والے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران کو اسلام آباد، ٹلفورڈ میں قائم mta سٹوڈیوز میں بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضور انور کی دعا کے بعد ملاقات کا آغاز ہوا۔ تمام اراکینِ مجلس عاملہ کو اپنا تعارف کروانے اور اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کے متعلق حضور انور سے گفتگو کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وینکوور سے کون آیا ہے؟ حضور انور نے وہاں لگنے والی آگ کی بابت استفسار فرمایا کہ کیا کوئی احمدی اس سے متاثر ہوا ہے؟

حضور انور کے استفسار پر قائد عمومی کی نے عرض کیا کہ مجالس کی کل تعداد 116 ہے۔ ننا وے فیصد کی جانب سے رپورٹس باقاعدگی سے موصول ہوتی ہیں اور کُل تجنید 6721 انصار پر مشتمل ہے۔

حضور انور نے نائب قائد تربیت سے دریافت فرمایا کہ حقیقی تربیت کو یقینی بنانے کے لئے کیا منصوبے بنائے گئے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ آپ سے ہونے والی گذشتہ ملاقات کے بعد سے نماز کی اہمیت پر خاص زور دیتے ہوئے مسلسل یاددہانیوں پر توجہ مرکوز کی جا رہی ہے، سال کے آغاز میں گھروں کے دَورہ جات کو پلان میں شامل کیا گیا تھا جس کے تحت کل 3846 انصار سے ملاقات کرنا ممکن ہو سکا تا کہ ان کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کیا جا سکے۔ یہ سماعت فرمانے پر حضور انور نے استفہامیہ انداز میں دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے انہیں خدا کے ساتھ بھی ذاتی تعلق قائم کرنے کی ہدایت کی یا نہیں؟

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آپ کی مسجد میں فجر کی نماز پر کتنی حاضری ہوتی ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ weekdays میں آٹھ سے دس افراد ہوتے ہیں لیکن weekends پر تقریباً اسّی سے سَو کے درمیان حاضری ہو جاتی ہے۔ مغرب اور عشاء پر تقریباً پندرہ سے بیس لوگ ہوتے ہیں۔

اس پر تبصرہ فرماتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آجکل لمبے دن ہوتے ہیں، لوگ کام سے فارغ ہو چکے ہوتے ہیں، انصار میں سستی ہے تو باقی کیا حال ہو گا؟ انصار کی تربیت کریں گے تو ان کی اگلی نسلوں کی تربیت ہو گی، انصار کی تربیت نہیں ہو گی تو نسلوں کی تربیت بھی نہیں ہو گی، یہ بہت ضروری ہے۔

حضور انور نے قائد مال سے فرمایا کہ جب انصار اپنا چندہ اور بجٹ لکھواتے ہیں تو انہیں کبھی بھی سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔ بجٹ لکھواتے ہوئے نہ جھوٹ بولیں، نہ چندہ دیتے ہوئے جھوٹ بولیں، غلط بیانی نہ کریں۔ پیسوں کی خاطر غلط بیانی کرنے کا فائدہ کیا ہے؟ جو وہ کہتے ہیں ہم اتنا چندہ دے سکتے ہیں، ٹھیک ہے، قبول کر لیں۔ ٹھیک ہے، تم اتنا دے سکتے ہو، تمہارے سے ہم اتنا ہی لے لیں گے لیکن یہ نہ کہو کہ ہماری آمد اتنی ہے۔

جتنی کوشش آپ چندہ لینے کیلئے کرتے ہیں، اتنی کوشش تربیت والے اگر کریں تو باقی مسائل بھی حل ہو جائیں۔ آپ عشرہ مال تو مناتے ہیں، عشرہ تربیت اتنا نہیں مناتے اور صرف پیچھے پڑے رہتے ہیں کہ چندہ دو۔ کبھی پیچھے نہیں پڑے کہ نماز پڑھو، قرآن پڑھو اور حدیث پڑھو نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتب پڑھو۔

حضور انور کی خدمت میں قائد تعلیم نے مطالعہ کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے انصار میں پائی جانے والی سستی کا تذکرہ کرتے ہوئے راہنمائی طلب کی کہ کس طرح سے اس کو دُور کیا جا سکتا ہے؟

حضور انور نے قائد تعلیم سے فرمایا کہ اگر پوری کتابیں نہیں پڑھ سکتے تو جن کو انگریزی پڑھنی آتی ہے ان کو Essence of Islam اور جن کو انگریزی نہیں پڑھنی آتی ان کو مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنی تحریروں کی رُو سے پڑھنی چاہئے، وہ ان کو دیں، پوری کتاب نہیں بھی پڑھ سکتے تو آسان اردو میں ملفوظات ہیں، ان کو پڑھنے کی توجہ دلائیں۔

چشمہ معرفت کا وہ حصہ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں تقریر کی تھی، وہ حصہ خاص طور پر پڑھائیں، پھر جو اعتراض کے جواب میں پہلا حصہ ہے وہ بعد میں پڑھائیں۔ اس سے آج بھی بہت سارے contemporary issues کے جواب مل جاتے ہیں۔ آپ نے مربیان اتنے رکھے ہوئے ہیں ان سے مدد لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر ناصر مربی ہوتا ہے، پہلے گھر میں مربی بنیں، پھر اپنے ماحول میں بنیں، پھر علاقے میں بنیں اور ملک میں بنیں۔ فرمایا تربیت اور تعلیم یہ دونوں شعبہ جات active ہو جائیں تو مال کے شعبہ جات، تحریک جدید، وقف جدید اور جتنی قربانیاں کرنے والے ہیں، یہ خود بخود active ہو جاتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور نے ممبران مجلس عاملہ کو عمومی ہدایات سے بھی نوازا اور بحیثیت جماعتی عہدیداران کی ذمہ داریوں کی طرف انہیں توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ سچائی پر قائم رہیں۔ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم پڑھیں، تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں، ان کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اگر پوری کتابیں نہیں بھی پڑھ سکتے تو کم از کم کتابوں کی شکل میں مختلف عناوین کے تحت اکٹھے کیے گئے مضامین کو ہی پڑھنا شروع کریں، وہی عادت ڈال لیں اور سچائی پر قائم رہیں، خدمتِ خلق کریں، گھروں میں تربیت کی طرف توجہ دیں اور اپنے نمونے قائم کریں۔ گھروں میں اپنے نمونے قائم کریں گے تو ماحول کو بھی بہتر کرنے والے ہوں گے۔ یہ چار، پانچ پوائنٹ ہیں جن پر آپ کو عمل کرنا چاہئے۔

جن کے گھر سینٹر سے دُور ہیں وہ کم از کم گھروں میں باجماعت نماز کا رواج ڈالیں، بیوی بچوں کو نماز پڑھا لیا کریں، اس سے ایک باجماعت نماز کا احساس تو پیدا ہو گا۔

بعد ازاں ممبران مجلس عاملہ کو حضور انور سے سوالات پوچھنے اور اپنے شعبہ جات کے حوالے سے راہنمائی حاصل کرنے کا موقع ملا۔

قائد ذہانت وصحت جسمانی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ شعبہ تبلیغ کے ساتھ مل کر اپنے انصار کے events میں غیر از جماعت دوستوں کو لے کر آئیں اور ان میں سپورٹس ایونٹس کروائیں، اس سلسلے میں حضور انور اگر کچھ مزید راہنمائی فرما دیں؟

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصار صرف سپورٹس کے لئے نہ آئیں بلکہ آگے پھر ان کی جماعت سے attachment بھی ہو، انصار کی عمر تو ایسی عمر ہے کہ اس میں تو اگلے جہان کی زیادہ فکر ہو جاتی ہے، یہ احساس پیدا کریں۔

حضور انور کے استفسار پر نائب صدر صف دوم نے عرض کیا کہ انصار کی کل تعداد 3400 ہے۔ ان میں سے 1400 انصار کے پاس سائیکل ہے۔ اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ سائیکل گھر میں shelf میں سجا کر رکھا ہوا ہے، اس کا فائدہ کیا ہے؟ فرمایا جہاں تک ممکن ہو سائیکل سے ہی کام پر جانا چاہئے۔ خود کوشش کریں اور اپنا نمونہ دکھائیں۔

نائب صدر صف دوم نے عرض کیا کہ پچھلے ہفتے ہم نے آل کینیڈا کی سطح پر سائیکل سفر کا اہتمام کیا تھا۔ 500 سے زائد انصار نے شرکت کی۔ پانچ سے پندرہ کلومیٹر کا ٹارگٹ رکھا گیا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا مجلس انصار اللہ یو کے نے حال ہی میں سپین جا کر سائیکل سفر کیا۔ فرمایا یہاں سے پچاس سائیکلسٹ گئے تھے اور وہاں کے دوسرے سائیکلسٹ جو دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے، وہ بھی ان میں شامل ہو گئے اور اس طرح سپین میں تبلیغ کا ایک ذریعہ بھی بن گیا۔ وہ 250 سے 300 کلومیٹر سفر کر کے آئے ہیں۔ اس طرح کا ایک علیحدہ event رکھا کریں۔

حضور انور نے مزید توجہ دلائی کہ جن کو encourage کرنا ہے ان کو علیحدہ رکھیں اور جو اچھے سائیکلسٹ ہیں، ان کا علیحدہ گروپ بنائیں۔ اس کو تبلیغ کا ذریعہ بھی بنائیں۔ یو کے کے گروپ نے وہاں جا کے پھر لٹریچر بھی تقسیم کیا، تبلیغ بھی کی، دوسرے لوگ بھی شامل ہوئے۔ انہوں نے پیدرو آباد سے قرطبہ تک کا سفر اختیار کیا، اس کے علاوہ بھی سفر کیا، اس سے تبلیغ کا رستہ بھی کھل گیا۔ تو مقصد ایک یہ بھی تھا کہ جہاں آپ کی صحت اچھی ہو، وہاں تبلیغ کے راستے بھی کھلیں۔ اپنے کام کے نظریے کو ذرا وسیع کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس تصور کو ختم کریں کہ میں بزرگ اور بوڑھا نظر آؤں، بوڑھا نظر نہیں آنا چاہئے، جوان نظر آنا چاہئے۔ آپ تو جوانوں کے جوان ہیں، انصار اللہ اس لئے بنائی گئی تھی۔

باقی صفحہ نمبر 09 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی بھی جنگیں کیں ان میں سب سے قابل ذکر امر یہ ہے کہ
میدان جنگ میں صورتحال کیسی بھی رہی ہو، ہر جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت قدمی اور جرأت کی کوئی مثال نہیں ملتی۔
جس وقت بڑے بڑے بہادروں کے بھی پاؤں اکھڑ جاتے ہیں اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹان کی طرح وہاں موجود نظر آتے رہے

حنین کے معرکے میں ابتدائی فتح مسلمانوں کو ہوئی۔ پھر دشمن کے زبردست حملے سے بھگدڑ مچ گئی اور عارضی شکست ہوئی لیکن آخر کار مسلمانوں کو زبردست فتح نصیب ہوئی

حضرت براء بن عازِبؓ کہتے ہیں کہ

مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپؐ یہ فرمارہے تھے

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

کہ مَیں نبی ہوں یہ کوئی جھوٹ نہیں اور مَیں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

خدا کی قسم! جب جنگ شدت اختیار کر جاتی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں آجایا کرتے تھے
اور سب سے زیادہ بہادر وہی سمجھا جاتا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہتا تھا

غزوۂ حنین کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ
نیز جلسہ سالانہ جرمنی کے شاملین کو نصائح اور دنیا کے حالات کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک

آج سے جرمنی کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہوا ہے……ان دنوں میں اپنی علمی، عملی اور روحانی ترقی میں مستقل بڑھتے چلے جانے کا عہد کریں اور اس کے لیے کوشش کریں۔
ان دنوں میں خاص طور پر ذکر الٰہی اور دعاؤں میں وقت گزاریں

پاکستان میں آئے دن کوئی نہ کوئی تکلیف دہ واقعہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ان مخالفین کی پکڑ کے سامان فرمائے

فلسطین کے مظلوموں اور دنیا کے عمومی حالات کے لیے دعا کی تحریک

آج یہ ہم احمدیوں کا کام ہے کہ سب ظلموں کے خلاف جہاں جہاں بس چلتا ہے آواز پہنچائیں اور خاص طور پر دعائیں کریں اور درد دل سے دعائیں کریں

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29/اگست 2025ء بمطابق 29/ظہور 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝
اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۝

جنگ حنین کے تعلق میں آج کچھ مزید تفصیل بیان کروں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے روانہ ہوتے وقت حضرت عَتَّابْ بن اَسِیدؓ کو مکہ کا امیر بنایا۔ یہ مکہ کے پہلے امیر تھے جو مقرر کیے گئے۔ اس وقت حضرت عتابؓ کی عمر تقریباً بیس سال تھی۔ حضرت مُعاذ بن جبلؓ کو اہلِ مکہ کو دین کی تعلیم سکھانے کی ذمہ داری سونپی۔

حضرت عَتَّابؓ کا تعارف یہ ہے کہ ان کے والد کا نام اَسِید بن ابوالعِیص بن اُمیہ تھا۔ یہ دونوں باپ بیٹا قریش خاندان کے سرکردہ فرد تھے اور اسلام کے سخت مخالف تھے۔ ان کی والدہ کا نام زینب تھا۔ عتاب کے والد فتح مکہ سے پہلے وفات پا چکے تھے اور عتاب کی اسلام سے نفرت اور دوری کا یہ عالم تھا کہ فتح مکہ کے روز جب حضرت بلالؓ نے خانہ کعبہ میں اذان دی تو عتاب اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ اللہ کا شکر ہے کہ میرا باپ یہ اذان سننے سے پہلے ہی دنیا سے چلا گیا۔ بہرحال عتاب نے اس کے بعد فتح مکہ کے دن اسلام بھی قبول کر لیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ رؤیا میں ان کے والد اَسِید بن ابوالعِیص کو اسلام کی حالت میں مکہ پر عامل کے طور پر دیکھا تھا۔ وہ تو کفر کی حالت میں مر گیا اور اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیا کی تعبیر اس کے بیٹے حضرت عتابؓ کی صورت میں ظاہر ہوئی۔

ایک روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ عَتَّابؓ جنت کے دروازے پر آئے اور بڑے زور سے دروازے کو کھٹکھٹایا۔ آخر دروازہ کھولا گیا اور وہ اس میں داخل ہو گئے۔ ایک اور روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عتاب کے والد اَسِید کو جو کہ کافر تھے اور کفر کی حالت میں فوت ہوئے جنت میں دیکھا اور خیال کیا کہ اَسِید کیسے جنت میں داخل ہو گیا۔ فتح مکہ کے دن عتاب بن اَسِید سامنے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اسی کو جنت میں دیکھا تھا۔ اس کو میرے سامنے لاؤ۔ انہیں آپؐ کے سامنے لایا گیا اور آپؐ نے انہیں مکہ کا امیر مقرر فرما دیا اور فرمایا: اے عتاب! تمہیں معلوم ہے کہ میں نے کن لوگوں پر تمہیں امیر بنایا ہے۔ میں نے تمہیں اہل اللہ یعنی اللہ کے گھر والوں پر امیر بنایا ہے۔ اس لیے ان کے ساتھ نیک معاملہ کرنا۔ آپؐ نے انہیں یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک مکہ پر عامل رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ عہد ابوبکرؓ میں بھی مکہ کے عامل تھے اور ان کی وفات اسی روز ہوئی جس دن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی تھی اور ایک روایت کے مطابق یہ حضرت عمرؓ کے دَورِ خلافت تک زندہ رہے۔

مکہ سے حنین کی طرف روانگی کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے لیے چھ شوّال کو ہفتہ کے دن روانہ ہوئے اور دس شوّال کو مقام حنین پر پہنچے۔ ابن کثیر کے نزدیک پانچ شوال کو روانگی ہوئی تھی۔ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی طرف چلے تو آپؐ کی دو ازواج مطہرات یعنی حضرت ام سلمہؓ اور حضرت زینبؓ آپؐ کے ہمراہ تھیں۔ بعض روایات کے مطابق حضرت ام سلمہؓ اور میمونہؓ ساتھ تھیں لیکن معتبر روایات کے مطابق حضرت ام سلمہؓ اور حضرت زینبؓ آپؐ کے ہمراہ تھیں۔

(شرح زرقانی جلد سوم صفحہ 498-499 دارالکتب العلمیۃ بیروت) (السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 139، 165، 149-150 دارالکتب العلمیۃ بیروت) (سیرت النبویہ لابن ہشام صفحہ 745 دارالکتب العلمیۃ بیروت) (اللؤلؤ المکنون سیرت انسائیکلوپیڈیا جلد 9 صفحہ 251 دارالسلام) (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 549 دارالکتب العلمیۃ بیروت) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 6 صفحہ 5۔ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (البدایۃ و النہایۃ جلد 7 صفحہ 5 دار ہجر) (تاریخ الخمیس جزء ثانی صفحہ 528 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مسلمانوں کی تعداد کے بارے میں لکھا ہے کہ غزوہ حنین میں اسلامی لشکر کی تعداد اگرچہ مخالفین کی نسبت کم تھی لیکن ابھی تک کے تمام سابقہ غزوات کی نسبت زیادہ تعداد تھی۔ نہ صرف عددی لحاظ سے بلکہ ہتھیاروں کے لحاظ سے بھی۔

ائمہ مغازی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار مسلمانوں کے ساتھ عازم سفر ہوئے۔ دس ہزار صحابہؓ جو مدینہ سے فتح مکہ کے لیے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے تھے۔ اہل مکہ میں سے دو ہزار لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ بعض نے چودہ ہزار بھی بیان کیا ہے لیکن زیادہ تر بارہ ہزار کی تعداد کی روایت ہی ملتی ہے۔ دو ہزار مکہ کے نَو مسلم شامل ہوئے تھے۔ جو چودہ ہزار بتاتے ہیں انہوں نے مدینہ سے آنے والوں کی تعداد دس کے بجائے بارہ ہزار بتائی ہے لیکن مکہ سے شامل ہونے والے دو ہزار ہی بتائے ہیں۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 9 صفحہ 233 تا 235 بزم اقبال لاہور)(البدایۃ والنہایۃ جلد 7 صفحہ 11 دار ہجر)

(سیرت ابن ہشام صفحہ 763 دار الکتب العلمیۃ بیروت)(شرح زرقانی جلد سوم صفحہ 498 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حنین کے راستے میں ذَاتِ اَنْوَاط نام کا ایک بیری کا بڑا درخت تھا جس کا مشرکین بہت احترام کرتے تھے اور فتح کے شگون کے طور پر اپنے ہتھیار اس پر لٹکاتے تھے اور یہاں اعتکاف بھی کرتے تھے اور بہت عقیدت و احترام کا اظہار کرتے تھے۔ جب قافلہ اس درخت کے قریب سے گزرا تو مکہ کے چند نَو مسلموں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہمارے لیے بھی اسی طرح کا کوئی درخت مقرر کر دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر! تم نے وہی بات کی ہے جو موسیٰ کی قوم نے ان سے کہی تھی کہ يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ۔ (الاعراف: 139) اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ویسا ہی معبود بنا دے جیسے ان کے معبود ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ یقیناً تم ایک بڑی جاہل قوم ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی حرکتیں جو تم کر رہے ہو۔ ان سے تم بھی ضرور بالضرور پہلے لوگوں کی طرح چلو گے۔

(سنن الترمذی کتاب الفتن باب ماجاء لترکبن سنن من کان قبلکم حدیث 2180)

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 153 دار الکتب العلمیۃ بیروت)(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 9 صفحہ 241 بزم اقبال لاہور)

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حنین کی جنگ کے لیے دو ہزار وہ نَو مسلم نوجوان بھی شامل ہوئے جن کے دلوں میں اسلام اور ایمان ابھی راسخ بھی نہیں ہوا تھا اور جنگی مہارت بھی کوئی خاص نہ تھی یہاں تک کہ انہوں نے ہتھیاروں کا بھی خاص اہتمام نہ کیا۔ اور یہی وہ لوگ تھے کہ جن کی وجہ سے حنین میں بھگدڑ مچی جو وقتی پریشانی اور پسپائی کا باعث بنی۔ اسی طرح مکہ سے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جو مسلمان نہیں تھے۔ کچھ سوار اور کچھ پیدل۔ یہاں تک کہ عورتیں بھی ساتھ چل پڑیں جو بس یہ دیکھنے کے لیے ساتھ ہوئی تھیں کہ جنگ کا نتیجہ کیا نکلتا ہے اور اگر مسلمانوں کو فتح ہوئی تو مال غنیمت مل جائے گا اور انہیں اس سے کوئی غرض نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہؓ کو کوئی صدمہ یا تکلیف پہنچے۔ ان کا ایک حصہ محض تماش بین کے طور پر ساتھ شامل ہوا تھا اور ان میں کچھ مشرکین بھی تھے جو مشرک ہونے کی حالت میں ہی ساتھ شامل تھے۔

ان مشرکین کی تعداد اسّی کے قریب بیان کی جاتی ہے جس کی وجہ سے بعض سیرت نگاروں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ وہ پہلی جنگ تھی کہ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں سے بھی مدد لی جبکہ اس سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کسی بھی مشرک کو جنگ میں شامل نہ فرماتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِمُشْرِكٍ۔ کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں چاہتے۔ لیکن ان کے مطابق جنگ حنین میں آپؐ نے پہلی مرتبہ مشرکین کو بھی شامل کیا۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ آپؐ نے مدد نہیں لی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ بدر میں بھی کسی مشرک کی مدد قبول کرنے سے انکار فرما دیا تھا جب ایک آدمی کی بہت ضرورت تھی اور اہمیت تھی تو اب تو مسلمانوں کی اس قدر کثرت تھی کہ قرآن کے مطابق ان کی کثرت نے ان کو عُجب میں مبتلا کر دیا تھا تو بھلا اب مٹھی بھر مشرکین کی مدد کی کیوں ضرورت پڑتی؟ اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز کسی بھی مشرک کو نہ شامل فرمایا اور نہ ہی کسی مشرک کو جنگ میں شامل ہونے کے لیے کہا بلکہ سیرت کی کتب کی تفصیلات جو ہیں ان سے بھی واضح ہوتا ہے کہ مکہ سے بہت سے لوگ از خود محض جنگ کا نظارہ کرنے کے لیے اور مالِ غنیمت کے لالچ میں لشکر میں شامل ہو گئے جن کی حیثیت محض یہ تھی کہ مسلمانوں کو فتح تو ہونی ہی ہے چلیں! تماشا دیکھیں گے اور مال غنیمت لوٹیں گے۔ ہاں! کچھ مشرکین بدنیت بھی تھے۔ جو اس نیت سے بھی شامل ہو گئے کہ انہیں مکہ کی فتح کی ذلت اور ندامت بھول نہیں رہی تھی اور جس طرح ایسے لوگوں نے مکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی ناکام کوشش کی وہ یہاں بھی چلے آئے کہ اگر دشمن نہ مار سکا تو شاید ہمیں انتقام لینے کا موقع مل جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ قتل کر کے اپنا بدلہ لے کر سینہ ٹھنڈا کر سکیں۔

بہر حال بارہ ہزار کا لشکر مکہ سے روانہ ہوا اور تین دن کے سفر اور بعض کے نزدیک پانچ دن کے سفر کے بعد یہ حنین کی وادی میں پہنچا۔ راستے میں جب بھی کوئی ڈھال یا تلوار یا صحابہؓ کا کوئی سامان گر پڑتا تو ابوسفیان بن حرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دیتے کہ یہ سامان مجھے دے دیا جائے۔ مَیں اس کو اٹھا لیتا ہوں یہاں تک کہ ان کا اونٹ سامان سے بھر گیا۔

حضرت سَہْل بن حَنْظَلِیہؓ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن چل رہے تھے۔ انہوں نے بہت لمبا سفر کیا یہاں تک کہ شام ہو گئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہوا۔ اتنے میں ایک سوار آیا اس نے کہا: یا رسول اللہؐ! مَیں آپ لوگوں کے آگے آگے گیا یہاں تک کہ فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا تو دیکھا کہ ھَوَازِن کے لوگ اپنی عورتوں، اپنے اونٹوں اور اپنی بکریوں اور جانوروں کو لے کر جمع ہوئے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا: کل ان شاء اللہ یہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا۔ پھر فرمایا: آج رات کو کون ہمارا پہرہ دے گا؟ انس بن ابی مَرْثَدؓ نے کہا: مَیں دوں گا یا رسول اللہ!۔ فرمایا: پھر سوار ہو جاؤ۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس گھاٹی میں جاؤ۔ یہ پہرہ آپؐ کا نہیں تھا بلکہ آپؐ نے اردگرد کے علاقے کی خبر لینے کے لیے، اس کے پہرے کے لیے بات کی تھی اور اس کے اونچے حصہ میں چلے جاؤ اور ہم تمہاری وجہ سے رات کو دھوکا نہ کھائیں یعنی یہ نہ ہو کہ تم غافل ہو جاؤ اور دشمن دھوکا دے جائے۔

جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کی جگہ کے لیے نکلے۔ آپؐ نے دو رکعت فجر کی سنت پڑھیں۔ نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے لگے۔ آپؐ کا رخ گھاٹی کی طرف تھا۔ جب آپؐ نے نماز پڑھا لی اور سلام پھیرا تو فرمایا: خوش ہو جاؤ، تمہیں بشارت ہو کہ تمہارا سوار آ گیا ہے۔ یعنی جسے ڈیوٹی پر متعین کیا گیا تھا۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم گھاٹی میں درختوں میں دیکھنے لگے یہاں تک کہ وہ آ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سلام کیا اور کہا: میں چلتا گیا یہاں تک کہ اس وادی کی اونچی جگہ پر چلا گیا جہاں جانے کا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ جب صبح ہوئی تو مَیں دونوں وادیوں میں چڑھا۔ میں نے دیکھا مگر مجھے کوئی نظر نہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کو تم نیچے اترے ہو؟ اس نے کہا نہیں سوائے نماز کے لیے یا قضائے حاجت کے لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی۔ تم نے اچھی ڈیوٹی دی۔ مشرکین کے جاسوسوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس شوّال منگل کی عشاء کے وقت حنین پہنچ گئے تھے۔ مالک بن عوف نے **ھوازن** کے تین آدمیوں کو بطور جاسوس بھیجا کہ وہ مسلمانوں کے لشکر میں پھر کر جائزہ لیں اور ساری تفصیل آ کر بتائیں۔ لیکن یہ تینوں جب واپس آئے تو وہ حواس باختہ تھے۔ مالک نے کہا کہ تمہارا برا ہو تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے گھوڑوں پر سفید آدمیوں کو دیکھا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر جنگ ہو گئی تو ہم اس حالت پر قابو نہیں پا سکیں گے۔ اللہ کی قسم! ہم زمین والوں سے قتال نہیں کر سکتے تو ہم آسمان والوں سے کیسے جنگ کریں گے؟ اگر تُو ہماری بات مانے تو تُو اپنی قوم کے ساتھ واپس چلا جا۔ اگر لوگوں نے وہی دیکھا جو کچھ ہم نے دیکھا ہے تو ان کو بھی وہی تکلیف پہنچے گی جو ہمیں پہنچی ہے۔ اس نے کہا تم پر ہلاکت ہو! تم لشکر میں سے سب سے زیادہ بزدل

ارشاد باری تعالیٰ

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ ﴿سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ:۳﴾

اللہ! اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝

﴿سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ:٦﴾

یقیناً اللہ وہ ہے جس پر کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں ہو چھپی نہیں رہتی۔

طالب دعا: SUJAUDDIN SK صاحب مرحوم، شیخ شمس الدین صاحب مرحوم (KHARAGPUR صوبہ بنگال)

ہو۔اس نے اس خوف سے انہیں چھپا دیا، باہر نہیں جانے دیا کہ یہ خبر سارے لشکر میں نہ پھیل جائے۔اور کہا کہ مجھے بہادر آدمی کی خبر دو۔ان سب نے وہاں جو لوگ تھے انہوں نے ایک آدمی پر اتفاق کیا کہ یہ بہت بہادر ہے۔ پھر بھیجا اس کو اور وہ نکلا۔وہ بھی جلدی واپس لوٹ آیا۔وہ بھی اسی طرح مرعوب تھا جیسے ان کے پہلے تین ساتھی مرعوب تھے۔اس نے، مالک نے پوچھا کہ تم نے کیا دیکھا؟ تو اس بہادر نے جواب دیا کہ میں نے ایسے سفید لوگوں کو چتکبرے گھوڑوں پر دیکھا ہے جن کی طرف دیکھنے کی بھی طاقت نہیں ہے۔اللہ کی قسم! مجھے وہ رعب لاحق ہو گیا ہے جس کو تُو دیکھ رہا ہے۔ میں اس پر قابو نہیں پا سکتا۔بہتر ہے کہ ہم یہاں سے واپس لوٹ جائیں لیکن اس کے باوجود مالک بن عوف اپنے ارادے سے باز نہ آیا۔دشمن کے جاسوسوں نے اپنے جس مشاہدے کا ذکر کیا ہے سیرت نگاروں کے بیان کے مطابق اس کے دونوں پہلو مراد ہو سکتے ہیں۔ایک گروہ کا یہ خیال ہے کہ ان جاسوسوں نے فرشتوں کو دیکھا اور ان کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے جبکہ ایک یہ خیال ہو سکتا ہے کہ انہوں نے جب مسلمانوں کے لشکر کو دیکھا تو ایک خدائی رعب ان پر ایسا طاری ہوا کہ وہ خوفزدہ ہو گئے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 153 دار الکتب العلمیۃ بیروت)(ماخوذ از غزوہ حنین از محمد احمد باشمیل صفحہ 123 تا 125، 111 نفیس اکیڈمی) (دلائل النبوۃ جلد 5 صفحہ 130 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (سنن ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی فضل الحرس فی سبیل اللہ، حدیث 2501، باب فی المشرک یسھم لہ 2732) (دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد 9 صفحہ 235، 240 بزم اقبال لاہور) (سبل الھدیٰ جلد 5 صفحہ 316 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (اللؤلؤ المکنون سیرت انسائیکلوپیڈیا جلد 9 صفحہ 245-246، 252 دار السلام)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ **ھوازن** پر حملہ آور ہوئے اور اسی اثنا میں چاشت کے وقت ایک شخص اونٹ پر آیا۔اس وقت ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔اس آدمی نے اپنا اونٹ بٹھا کر رسّی سے باندھا اور آگے ہو کر صحابہؓ کے ساتھ بیٹھ گیا اور ان کے ساتھ کھانا کھایا ایک روایت میں ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔ کہتے ہیں کہ ہم کافی تھکے ہوئے بھی تھے، سواریاں بھی کم تھیں، پھر وہ شخص ان سے باتیں کرنے کے بعد تیزی سے اپنے اونٹ کی طرف چلا گیا اور جلدی سے رسّی کھولی۔اس پر سوار ہوا اور اونٹ کو بھگا کر لے جانے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ لیا اور فرمایا کہ یہ جاسوس ہے اس کو پکڑو اور قتل کر دو۔بنو اسلم میں سے ایک شخص نے اونٹنی پر سوار ہو کر اس کا پیچھا کیا۔حضرت سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی اونٹنی پر اس کے پیچھے بھاگا۔اس کے قریب پہنچ کر آگے سے اس کے اونٹ کی نکیل پکڑ لی۔ میں نے اس کے اونٹ کو بٹھایا۔جب اس نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا تو میں نے تلوار سے وار کیا اور اس شخص کی گردن اڑا دی اور وہ نیچے گر گیا۔ میں نے اس کا اونٹ، اسلحہ اور سب سامان لے لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ اس کو کس نے مارا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ابنِ اکوع نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سارا سامان بھی اسی کا ہے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب الحربی اذا دخل دار الاسلام بغیر امان، حدیث 3051)

(مسلم کتاب الجہاد والسیر باب استحقاق القاتل سلب القتیل حدیث 1754) (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 336-337 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 9 صفحہ 250-251 بزم اقبال لاہور)

مسلمانوں کی بارہ ہزار کی تعداد کے مقابل دشمن کی تعداد تیس ہزار تھی۔

جنگ حنین کے وقت بیان کرتے ہوئے کبھی دشمن کی تعداد تیس ہزار بیان کی جاتی ہے، کبھی بیس ہزار اور کبھی چار ہزار۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ مدّمقابل دشمن جنگجو بیس ہزار تھے اور اگر ان کے بیوی بچے شامل کر لیے جائیں تو تیس ہزار تعداد بن جاتی ہے۔اور مالک بن عوف نے اپنی فوج کے بہترین تیر انداز منتخب کر کے پہاڑوں میں چھپا دیے جو گھات لگا کر بیٹھے ہوئے تھے اور جنہوں نے مسلمانوں پر اچانک یکدفعہ حملہ کر کے مسلمان لشکر میں انتشار کی کیفیت پیدا کر دی۔ یہ چار ہزار کی تعداد میں تھے۔

بنو ھوازن کے سپہ سالار مالک بن عوف نے اپنی فوج کی صف بندی اس طرح کی کہ جب رات دو تہائی گزر چکی تو مالک بن عوف اپنے لشکر کے پاس گیا اور ان کو وادی حنین میں مقررہ جگہوں پر چھپا دیا۔یہ وادی ایسی ہے کہ اس میں بہت سی گھاٹیاں اور درّے ہیں۔اس میں لوگوں کو پھیلا دیا اور وہ اس میں گھات لگا کر بیٹھ گئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ کے اصحاب پر دفعۃً حملہ کر دیں۔کفار کی صف بندی یوں تھی کہ سب سے آگے گھڑ سوار، ان کے پیچھے پیادہ فوج، ان کے پیچھے عورتیں اور ان کے بچے اور ان کے پیچھے دوسرا مال اونٹ، بھیڑ، بکریاں اور دیگر مویشی۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک الگ حرف ہے اور میم ایک الگ حرف ہے۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فیمن قرء حرفا من القرآن حدیث نمبر 2835)

طالبِ دُعا : نور الھدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 9 صفحہ 229، 246 بزم اقبال لاہور) (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 312 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (غزوہ حنین از باشمیل صفحہ 135 و 140 نفیس اکیڈمی) (اللؤلؤ المکنون سیرت انسائیکلوپیڈیا جلد 9 صفحہ 261-262 دار السلام) (تاریخ الخمیس جلد 2 صفحہ 508 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (غزوات النبیؐ از محمد عبد الاحد صفحہ 490-491 زاویہ پبلیشرز)

مکہ سے حنین کی طرف روانگی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کا ایک ہزار کا گھڑ سوار دستہ فوج کے ہراول میں رکھا اور اس کی کمان حضرت خالد بن ولیدؓ کے سپرد تھی۔ جب لشکر **جِعْرَانَہ** مقام پر پہنچا تو سحری کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لشکر کو **مَیْمَنَہ** یعنی دایاں حصہ اور **مَیْسَرَہ** بایاں حصہ اور **قَلْب** یعنی درمیانہ حصہ میں تقسیم فرمایا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانی حصہ میں تھے۔آپؐ نے مہاجرین و انصار میں بڑے جھنڈے تقسیم کیے۔

مہاجرین کا ایک پرچم آپؐ نے حضرت علیؓ کے سپرد کیا۔ نیز ایک پرچم آپؐ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور ایک پرچم آپؐ نے حضرت عمر فاروقؓ کو دیا۔ انصار میں سے خزرج کا پرچم حضرت حُبَاب بن مُنْذِرؓ کو عنایت فرمایا اور اَوس کا پرچم حضرت اُسَید بن حُضَیرؓ کو سپرد فرمایا۔اسی طرح حضرت ابو بُردہ بن نِیَارؓ، حضرت **ابو لُبَابَہ** بن عبد المنذِرؓ اور حضرت قتادہ بن نعمانؓ کو بھی پرچم عطا ہوئے۔اس کے علاوہ بیس سے زائد چھوٹے چھوٹے جھنڈے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف گروہوں میں تقسیم فرمائے۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 9 صفحہ 245 بزم اقبال لاہور) (غزوۂ حنین از باشمیل صفحہ 132 تا 136 نفیس اکیڈمی)

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 153 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حنین کے دن کسی نے کہا کہ آج ہم تھوڑے ہونے کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوں گے یعنی آج ہم بہت زیادہ ہیں۔لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو سخت ناپسند فرمایا اور قرآن کریم نے بھی اس بات کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس طرح بیان کیا ہے کہ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ۔(توبہ:25) کہ جب تمہاری کثرت نے تمہیں تکبر میں مبتلا کر دیا۔

حنین کے معرکے میں ابتدائی فتح مسلمانوں کو ہوئی۔پھر دشمن کے زبردست حملے سے بھگدڑ مچ گئی جس کا پہلے ذکر ہوا ہے اور عارضی شکست ہوئی لیکن آخر کار مسلمانوں کو زبردست فتح نصیب ہوئی۔اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ غزوۂ حنین کے بارے میں عموماً یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا لشکر صبح کے اندھیرے میں حنین کی وادی میں داخل ہوا جبکہ کفار کا لشکر پہلے سے ہی وادی میں پہنچ چکا تھا اور ان کے بہترین، ماہر تیر انداز وہاں گھاٹیوں میں چھپے ہوئے تھے۔مسلمان ان سے بے خبر جب وادی میں داخل ہوئے تو ان تیر اندازوں نے یکبار حملہ کر دیا جس سے مسلمانوں کے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی اور واپس بھاگنے لگے یہاں تک کہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے چند صحابہؓ وہاں رہ گئے اور پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسلسل پکارا گیا تو مسلمانوں کا لشکر واپس پلٹا اور پھر دشمن کے ساتھ ایک بھرپور جنگ ہوئی اور دشمن بری طرح پسپا ہوا اور میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔

(ماخوذ از سیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 764-765 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (سبل الھدیٰ جلد 5 صفحہ 317 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(ماخوذ از غزوہ حنین از باشمیل صفحہ 135-136 نفیس اکیڈمی)

ابنِ ہشام کی جو سیرت ہے یہ اس میں سے ماخوذ کیا گیا ہے لیکن صحیح بخاری میں ایک روایت ہے جس کو دیکھا جائے تو حنین کا معرکہ کچھ مختلف تفصیل لیے ہوئے ہے۔

حضرت بَرَاء بن عازِبؓ جو کہ غزوۂ حنین میں شامل تھے ان کی روایت صحیح بخاری میں بہت ساری جگہ پر موجود ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نے **بنو ھَوَازِن** پر حملہ کیا تو وہ شکست کھا کر پسپا ہو گئے اور ہم مالِ غنیمت اکٹھا کرنے لگے تو اس دوران انہوں نے ہم پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی جس کی وجہ سے وہ نوجوان جن کے پاس بچاؤ کا کوئی سامان بھی نہ تھا وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے لیکن جہاں تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہے تو اس وقت بھی میدان میں ڈٹے رہے۔راوی بَرَاء بن عازِب کہتے ہیں اور مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔آپؐ سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپؐ یہ فرما رہے تھے

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان۔حدیث نمبر 3671)

طالبِ دُعا : نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

کہ مَیں نبی ہوں یہ کوئی جھوٹ نہیں اور مَیں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

بخاری کی اس روایت کے بغیر اگر دیکھا جائے تو جنگ حنین کے دو مراحل بنتے ہیں اور عمومی طور پر سیرت نگار ایسا ہی بیان کرتے ہیں۔ اوّل تو مسلمانوں کا اچانک حملے کی وجہ سے منتشر ہونا اور دوم یہ کہ مسلمانوں کا پھر سے جمع ہو کر حملہ کرنا اور دشمن کو شکست سے دو چار کرنا۔ لیکن اگر بخاری کی اس روایت کو بنیاد بنایا جائے اور یہی زیادہ درست معلوم ہوتا ہے تو جنگ حنین کے تین مراحل بنتے ہیں۔

پہلے مرحلے میں کہ مسلمانوں کا لشکر بلا جھجک حنین کی وادی میں داخل ہوا تو دشمن کا جو لشکر ان کے سامنے تھا وہ پسپا ہوتا چلا گیا اور مسلمانوں نے جب ان کی پسپائی دیکھی تو مسلمانوں کا ایک حصہ مال غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گیا۔

دوسرے مرحلے میں یہ ہوا کہ **بنو ہوازن** کے سپہ سالار مالک بن عوف نے اپنے بہترین چار ہزار تیر انداز جو گھاٹیوں میں پوشیدہ طور پر متعین کیے ہوئے تھے انہوں نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کا لشکر وادی میں داخل ہو رہا ہے تو اس پر انہوں نے یکبارگی تیروں کا زبردست حملہ کر دیا۔ **بنو ہوازن** عرب کے بہترین تیر انداز تھے۔ صبح کا اندھیرا اور مسلمانوں کی ایک تعداد مال غنیمت جمع کرنے میں مصروف اور ان میں بھی ایک تعداد مکہ کے ان نومسلموں کی تھی جن کے دلوں میں اسلام ابھی اچھی طرح راسخ نہیں ہوا تھا اور ان کے پاس خَود اور زرہ وغیرہ کوئی خاص حفاظتی سامان بھی نہ تھا کہ تیروں سے اپنا بچاؤ کر سکتے۔ چنانچہ تیروں کے اس اچانک حملے سے بچنے کے لیے یہ لوگ وہاں سے بھاگے۔ ان کی سواریاں بھی تھیں۔ جب یہ پیچھے کی طرف اچانک بھاگے تو سارے لشکر میں ایک بھگدڑ سی مچ گئی اور اونٹوں اور گھوڑوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ جانور بدکنے لگے۔ گھاٹی کی وجہ سے راستہ بھی تنگ تھا۔ جانور لوگوں کو پاؤں تلے روندتے رہے۔ لشکر کی اس بھگدڑ کی وجہ سے حضرت خالد بن ولیدؓ خود زخمی ہو کر گھوڑے سے نیچے گر گئے اور مسلمانوں کا لشکر منتشر ہو گیا۔ یہ بھی ایک سیرت کی کتاب میں لکھا ہے۔

اور تیسرا مرحلہ جو فیصلہ کن ہے وہ اس طرح ہوا جس کی حضرت انس بن مالکؓ نے روایت کی ہے کہ لشکر کے پہلے حصہ کے قدم اکھڑ گئے۔ سب سے پہلے بنو سُلَیم کا دستہ بھاگا، ان کے پیچھے مکہ کے نومسلم، پھر عام لوگ بھی ان کے پیچھے شکست کھا کر بھاگے اور کسی کی پروانہ کی اور اتنا غبار اڑا کہ ان میں سے کوئی ایک بھی اپنی ہتھیلی کو دیکھ نہ سکتا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی بھی جنگیں کیں ان میں سب سے قابل ذکر امر یہ ہے کہ میدان جنگ میں صورتحال کیسی بھی رہی ہو، ہر جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت قدمی اور جرأت کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ جس وقت بڑے بڑے بہادروں کے بھی پاؤں اکھڑ جاتے ہیں اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹان کی طرح وہاں موجود نظر آتے رہے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر حسین و جمیل اور سب سے زیادہ جود و سخا کے حامل اور سب لوگوں سے بڑھ کر بہادر تھے۔

اسی جنگ حنین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب تمام لوگ منتشر ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ تنہا رہ گئے اور دشمن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھنے لگا تو ایسے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے ہی دشمن کی طرف بڑھتے چلے گئے اور بلند آواز میں کہتے جا رہے تھے کہ میں ابن عبدالمطلب ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم! جب جنگ شدت اختیار کر جاتی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں آجایا کرتے تھے اور سب سے زیادہ بہادر وہی سمجھا جاتا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہتا تھا۔

اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جرأت اور بہادری کی شان یہ تھی کہ ایسے میں بھی کہ جب آپؐ تنہا رہ گئے تھے آپؐ اپنی خچر کو دشمن کی طرف دھکیل رہے تھے۔ حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابوسفیان بن حارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ہی رہے اور ایک لمحہ کے لیے بھی آپؐ سے جدا نہیں ہوئے۔ جب لوگ منتشر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر کو دشمن کی طرف تیزی سے لے جانے لگے۔ اس موقع پر مَیں لگام پکڑ کر خچر کو روکنے لگا کہ وہ اَور تیز نہ ہو اور ابوسفیان بن حارث رکاب تھامے ہوئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ اس وقت بھی آپؐ کے ساتھ ہی تھے وہ خچر کی لگام پکڑ کر اس کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے عباس! درخت والوں کو بلاؤ۔ یعنی جنہوں نے حدیبیہ کے موقع پر جان قربان کرنے کے عہد پر بیعت کی تھی۔ حضرت عباسؓ بلند آواز والے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے بلند آواز سے پکارا۔ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ یعنی درخت والے کہاں ہیں؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جب لوگوں نے میری آواز سنی تو وہ اس طرح واپس لوٹے جیسے گائے اپنے بچے کی طرف پلٹتی ہے اور وہ لوگ پکارنے لگے لبیک لبیک یا رسول اللہؐ! ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں اور وہ دیوانہ وار واپس لوٹے اور دشمن سے جنگ شروع کر دی۔

یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب مسلمانوں کا لشکر انتشار کا شکار ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند افراد موجود تھے اور ان کی تعداد چار سے لے کر تین سو تک بیان کی جاتی ہے۔

تعداد کے اختلاف کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل پاس چند افراد ہوں گے اور باقی کچھ لوگ مختلف جگہوں پر دشمن سے مقابلہ کر رہے ہوں گے اور یوں میدان جنگ میں تین سو کے قریب افراد ہوں گے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگوں کی تعداد مختلف اوقات میں کم و بیش ہوتی رہی ہو گی اور جس نے تین یا چار لوگ دیکھے اس نے وہ تعداد بیان کر دی جس نے دس بارہ دیکھے اس نے وہ تعداد بیان کر دی اور جس نے اس سے زیادہ افراد دیکھے اس نے وہ تعداد بیان کر دی۔ بہر حال ایک وقت ایسا رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف چند ایک افراد ہی رہ گئے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت بَراءؓ سے کہا کہ اے ابوعَمّارہ! کیا تم حنین کے دن فرار اختیار کر گئے تھے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں دکھائی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے جلد باز نوجوان جن کے پاس ہتھیار نہ تھے یا بہت کم ہتھیار تھے جب ان کی ایسی تیر انداز قوم سے مڈھ بھیڑ ہوئی جن کا کوئی تیر خطا نہ جاتا تھا یعنی ہوازن اور بنو نصر کے جتھے سے۔ انہوں نے مسلسل تیر اندازی کی جن کا کوئی تیر شاذ ہی خطا جاتا تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی طرف آگے بڑھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارِث اسے چلا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے مدد چاہی اور فرمایا

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ

اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

مَیں نبی ہوں اور یہ کوئی جھوٹ نہیں اور مَیں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

اِیَاس بن سَلَمہؓ اپنے والد سَلَمہ بن اکوعؓ سے بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ حنین کی طرف گئے۔ جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا تو میں آگے بڑھا اور ایک گھاٹی پر چڑھا کہ دشمن کے ایک شخص سے میرا سامنا ہوا۔ میں نے اسے تیر مارا تو وہ مجھ سے چھپ گیا۔ مجھے پتہ نہیں چلا کہ اسے کیا ہوا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ دوسری گھاٹی سے نکل رہے ہیں۔ ان میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں جنگ ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ واپس مڑ گئے۔ میں پسپا ہو کر لوٹا۔ مجھ پر دو چادریں تھیں۔ ایک میں باندھے ہوئے تھا اور دوسری اوپر لیے ہوئے تھا۔ میری چادر کھلنے لگی تو میں نے دونوں کو اکٹھا کر لیا اور میں پیچھے ہٹتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا۔ آپؐ سیاہ و سفید رنگ کے خچر پر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن اکوع نے کوئی پریشانی دیکھی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوہ حنین حدیث، 4317)(صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب من صف اصحابہ...... حدیث 2930)(صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب فی غزوہ حنین حدیث 1777، 1776، 1775)(سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب الخروج فی النفیر حدیث 2772)(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ ﷺ جلد 9 صفحہ 253 تا 255 بزم اقبال لاہور)(مجمع الزوائد جلد 6 صفحہ 189-190 دار الکتب العلمیۃ بیروت)(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 318 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(تاریخ الخمیس جلد 2 صفحہ 513 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس حالت میں واپس کیوں دوڑ رہا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنین کے دن تیر کھا کر واپس مڑنے کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کر لو۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 597)

طالب دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدر آباد، صوبہ تلنگانہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کر سکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 601)

طالب دعا: میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

’’غزوہ حنین میں جب مسلمانوں کالشکر پیچھے ہٹا کیونکہ دشمن کے تیروں کے حملہ نے شدت اختیار کر لی تھی تو آپؐ صرف چند صحابہؓ کو ساتھ لے کر دشمن کی طرف آگے بڑھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ دیکھ کر کہ دشمن کا حملہ شدید ہے آپؐ کو روکنا چاہا اور آگے بڑھ کر آپؐ کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی مگر آپؐ نے فرمایا چھوڑ دو میرے گھوڑے کی باگ کو۔ اس کے بعد آپؐ یہ شعر پڑھتے ہوئے آگے بڑھے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

یعنی مَیں خدا تعالیٰ کا نبی ہوں اور جھوٹا نہیں ہوں اور مَیں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

آپؐ کا یہ فرمانا کہ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں اِس کا یہ مطلب تھا کہ اِس وقت دشمن کا حملہ اِس قدر شدید ہے کہ دشمن کے چار ہزار تیر انداز تیروں کی بارش برسا رہے ہیں اِس حالت میں میرا آگے بڑھنا انسانیت کی شان سے بہت بلند اور بالا نظر آتا ہے اس سے کوئی دھوکا نہ کھائے اور یہ نہ سمجھے کہ مجھ میں خدائی طاقتیں ہیں۔ مَیں تو عبدالمطلب کا بیٹا ہی ہوں اور ایک بشر ہوں صرف اللہ تعالیٰ کی مدد میرے نبی ہونے کی وجہ سے میرے ساتھ ہے۔‘‘ (خوف اور امید کا درمیانی راستہ، انوار العلوم جلد 19 صفحہ 47)

سارے لوگ فرار نہیں ہوئے تھے اس بارے میں بھی روایات ہیں۔ امام نووی لکھتے ہیں کہ سب لوگ نہیں بھاگے تھے بلکہ مکہ کے مُؤَلَّفَةُ الْقُلُوْب لوگوں میں سے جو منافق لوگ تھے اور مکہ کے دیگر لوگ جو اس جنگ میں شریک ہو گئے تھے اور ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے انہوں نے بھاگنا شروع کر دیا تھا اور یہ ناگہانی شکست اس وجہ سے ہوئی کہ دشمنوں نے ایک ساتھ تیروں کی بارش کر دی تھی۔

(المنہاج شرح مسلم از علامہ نووی صفحہ 1374 مطبوعہ دار ابن حزم)

بہرحال امام نووی کی یہ بات درست ہے کہ میدان جنگ سے ڈر اور خوف کے مارے فرار ہونے والے تمام مسلمان بالکل بھی نہیں تھے۔ یعنی سب لوگ نہیں دوڑے تھے وہ صرف مکہ کے نَو مسلم تھے جن میں ایک تعداد ان لوگوں کی بھی تھی جو دل سے لڑائی کے لیے شامل نہیں ہوئے تھے۔ وہ تو مال غنیمت کے لالچ میں یا محض تماشائی کی حیثیت سے شامل ہوئے تھے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کے بھاگنے کی وجہ سے اور زبردست تیر اندازی کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں کی سواریاں بدک گئی تھیں اور وہ سواریاں ان مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کر بھاگ کھڑی ہوئی تھیں اور بہت بڑی تعداد اس طرح دوڑی تھی جو ارادةً نہیں دوڑے تھے مگر بدکی ہوئی سواریوں کی وجہ سے پیچھے مڑ گئے جس کی وجہ سے مخلص اور وفادار مسلمان بھی کچھ دیر کے لیے بے بس ہو گئے تھے۔ بہرحال اس کی مزید تفصیلات بھی ہیں۔ ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوں گی۔

آج سے جرمنی کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہوا ہے۔ وہاں کے تمام شاملین کو دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلسے کے مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق دے اور صرف میلہ سمجھ کر یہاں جمع نہ ہوں بلکہ ان دنوں میں اپنی علمی، عملی اور روحانی ترقی میں مستقل بڑھتے چلے جانے کا عہد کریں اور اس کے لیے کوشش کریں۔ ان دنوں میں خاص طور پر ذکر الٰہی اور دعاؤں میں وقت گزاریں۔ جہاں اپنے لیے اپنی نسلوں کے لیے دعا کریں وہاں جماعت کی ترقی اور ہر مخالف کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے اور ان کے شر کے خاتمہ کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے۔ پاکستان میں آئے دن کوئی نہ کوئی تکلیف دہ واقعہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ان مخالفین کی پکڑ کے سامان فرمائے۔ عمومی طور پر دنیا کے امن کے لیے بھی دعا کریں۔ یہ دنیا والے اپنے عمل کی وجہ سے اپنی تباہی کے قریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس خوفناک تباہی سے بچائے۔ فلسطینیوں کے لیے بھی دعا کریں اسرائیلی حکومت نے تو اب ظلم و بربریّت کی انتہا کر دی ہے۔ لگتا ہے کہ فلسطینیوں کو صفحہ ہستی سے ہی مٹانا چاہتے ہیں۔ مظلوم بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور بیماروں معصوموں پر ظلم کی حد ہو گئی ہے۔ ایک قتل عام ہر جگہ ہو رہا ہے۔ اب تو بعض دنیادار سیاستدان اور حکومتیں بھی کچھ آواز اٹھانے لگ گئی ہیں کہ یہ غلط ہے بند کرو اس کو۔ لیکن ان کی باتیں بھی اب اسرائیلی حکومت سننے کو تیار نہیں۔ دولت اور طاقت کے نشے نے ان کو اور امریکہ اور اس کے ہم نواؤں کو تکبر اور ظلم کی انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ مسلمان حکومتیں جو ہیں وہ بھی کچھ نہیں کر رہیں۔ اگر کچھ نہیں کر سکتیں تو کم از کم اپنی حالتوں کو بدل کر اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہی ان کی مدد کو آئے۔ کاش! کہ ان کو یہ بھی عقل آ جائے۔ اسی طرح مسلمان مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس ظلم سے روکے۔

آج یہ ہم احمدیوں کا کام ہے کہ ان سب ظلموں کے خلاف جہاں جہاں بس چلتا ہے آواز پہنچائیں اور خاص طور پر دعائیں کریں اور درد دل سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۹ ستمبر ۲۰۲۵ء صفحہ ۲ تا ۷)

☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا ✿ خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا

مبارک وہ جو اب ایمان لایا ✿ صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی ✿ سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

پیشہ ہے رونا ہمارا پیشِ رَبِّ ذُوالْمِنَن ✿ یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

سالانہ اجتماعات ذیلی تنظیمات 2025ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال تینوں ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مجلس انصاراللہ بھارت اور لجنہ اماء اللہ بھارت کے قادیان دارالامان میں سالانہ مرکزی اجتماعات کے لئے مورخہ 24، 25، 26 اکتوبر 2025ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہِ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

130 واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2025ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 130 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2025ء کیلئے مورخہ 26، 27، 28 دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اس جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۵
کچھ یادیں کچھ باتیں

طاہر احمد طارق نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ امسال 2025ء کے جلسہ سالانہ یوکے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے بطور نمائندہ شمولیت کی توفیق ملی۔

خلافت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ خلافت انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی کو با مقصد اور با مراد بنانے میں ایک نہایت ہی اہم رول ادا کرتی ہے۔ خلافت کے ذریعہ سے ہی اللہ تعالیٰ اپنے نور کا جلوہ ظاہر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی آیت استخلاف میں خلافت کا ذکر فرمایا اور بنی نوع انسان کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص اسکے ساتھ وابستہ ہونے کی تلقین فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے اس میں دو بڑے وعدے ان لوگوں سے کئے ہیں جو ایمان کے ساتھ مناسب حال عمل بھی کریں گے۔ اگر خلافت کے ساتھ انکا زندہ تعلق ہوگا تو ان کو دین میں تمکنت عطا کرے گا اور ان کے خوف کی حالت کو امن میں بدل دیگا۔ سبحان اللہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہم خلافت کے ساتھ وابستہ ہو کر اِن وعدوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ 1991ء میں پہلی مرتبہ ہندوستان قادیان دارالامان تشریف لائے جہاں سے نور محمدی کی شعائیں سارے عالم میں بلند ہوئیں۔ اس وقت ناچیز جامعہ احمدیہ کی تیسری چوتھی کلاس میں تھا اپنی استعداد کے مطابق اس نور سے فیضیاب ہونے کی کوشش کی۔ دار المسیح کے اندر مسجد اقصیٰ کے نیچے بیسمنٹ میں ڈیوٹی ہوتی تھی۔ نمازوں میں آتے جاتے ہم حضور کا دیدار کرتے۔ حضور کو سلام کرتے، حضور کا نورانی چہرہ بغور تکتے۔ حضور کا تیز رفتار چلنا، لائنوں میں کھڑے احمدیوں سے ملنا، کوئی ملاقات کے دوران اپنی بیماری کا ذکر کرتا تو فوراً دوائی تجویز کرتے، یادداشت ایسی کہ پرانے خاندانوں کے لوگوں کو پہچان لینا، اور ان سے گفتگو کرنا، سب باتیں آنکھوں کے آگے گھومتی ہیں۔ اور حضور کی مجلس عرفان اور ایسے پروگرام جنہیں قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا جس سے کہ نور خلافت کے نہ مٹنے والے بے شمار نقوش دل میں پیوست ہو گئے۔ اس سے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھنے کا جذبہ ایسا جاگا کہ آج بھی باقاعدگی کے ساتھ یہ سلسلہ جاری ہے خاکسار نے ان خطوط کو جلد کروا کر رکھ لیا ہے۔ دربارِ خلافت میں دعائیہ خطوط لکھ کر خاکسار نے بہت فائدے اُٹھائے اور آج تک ایسا ہی ہو رہا ہے الحمد للہ۔

ماہ فروری میں جب ناچیز راجستھان میں جماعتی دورہ پر تھا وہاں اطلاع ملی کہ اس سال بطور نمائندہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی حضور اقدس نے منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ بس پھر کیا تھا خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی اور اُس نور کو پھر قریب سے دیکھنے کی اُمید جگ گئی۔

مورخہ 16 جولائی کو ہم لوگ لندن پہنچے۔ قافلے کے آدھے ممبران کی مسجد بیت الفتوح میں رہائش تھی اور آدھے ممبران کی اسلام آباد سرائے خدیجہ میں رہائش تھی۔ سرائے خدیجہ اور مسجد مبارک کے بیچ ڈیڑھ کلومیٹر کا فاصلہ ہوگا۔ شام سات بجے ہم سرائے خدیجہ پہنچے۔ انتظامیہ نے بتایا کہ نماز مغرب وعشاء حضور اقدس مسجد مبارک میں ساڑھے نو بجے پڑھائیں گے۔ بس پھر کیا تھا کھانے اور دوسری ضروریات سے فارغ ہو کر تیاری شروع کر دی۔ حضور کی شفقت تھی کہ راستہ میں چونکہ فوٹ پاتھ نہیں ہے لہٰذا گاڑی سے لایا جائے چنانچہ ہر نماز میں گاڑی لاتی اور لے جاتی۔

اسلام آباد کی زمین پر داخل ہوتے ہی مین گیٹ سے ہی ایک عجیب سکون، اور خوشبو محسوس ہوئی اور ماحول نہایت ہی پُرسکون لوگوں کے قافلوں کے ساتھ گاڑیوں کے قافلے جو اس کے اندر دھیمی رفتار سے چلتے عجیب دلکش منظر تھا۔ دل میں طرح طرح کے خیالات آتے کہ اس نورانی وجود کو ابھی چند لمحات میں ہم لوگ دیکھیں گے۔ دفاتر اور قصرِ خلافت اور مسجد مبارک کے مین گیٹ میں حسب طریق چیکنگ کے بعد جوں ہی اندر داخل ہوئے سبحان اللہ کیا روحانی موسم، پُرسکون اور خوشبو کی عجیب مہک سے در ودیوار چمک دمک رہے تھے۔ عاشقان خلافت بعض دھیمی رفتار سے اور بعض تیز رفتار سے مکمل خاموشی اختیار کئے ہوئے اور زیر لب دُعاؤں میں مصروف ہوتے ہوئے ''مسجد مبارک'' کی طرف رواں دواں تھے۔ مسجد مبارک میں ہمیں بالکل محراب کے پیچھے ہی دوسری صف میں ایسی جگہ مل گئی کہ جہاں سے ہم اس نورانی وجود کی جھلک آسانی سے مشاہدہ کر سکتے تھے۔ ساڑھے نو بجے وہ وجود مسجد مبارک کے جنوبی گیٹ میں جونہی نمودار ہوا، ساری مسجد روشن ہو گئی ہے۔ اور وہ چاند جیسا روشن چہرہ اپنی نورانی اور روحانی کرنیں ساری مسجد میں بکھیر رہا تھا۔ حضور پُرنور کا مسجد میں داخل ہوتے ہوئے السلام علیکم کہنا اور نماز کے بعد کھڑے ہو کر اپنے رخ مبارک کو عاشقان خلافت کی طرف پھیر کر السلام علیکم کہنا دل میں پیوست ہو گیا اور وہ آواز اب بھی سنائی دے رہی ہے۔

حضور اقدس نے نماز مغرب میں پہلی رکعت میں سورہ لہب اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت فرمائی اور پھر عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ شمس اور دوسری رکعت میں سورۃ الضحیٰ کی تلاوت فرمائی۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی قرأت بالجہر اور سورتوں کی تلاوت میں ایک عجیب سوز تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آواز بیٹھ رہی ہے۔ سلام کے بعد حضور اقدس نے رومال نکالا اور چہرہ مبارک پر پھیرا شاید آنسو صاف کئے اور کھڑے ہو کر عاشقوں کو سلام کر کے روانہ ہوئے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ جب تک مسجد میں ہوتے ایک عجیب روحانی کیفیت ہوتی تھی۔ یوں لگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب فرشتوں کو مامور کیا ہوا ہے کہ وہ نور کی مشکیں اُنڈیلتے رہیں۔

حضور نمازیں ٹھہر کر ادا فرماتے لیکن بہت دیر بھی نہ لگاتے۔ پہلے دن جب رکوع میں حضور کے ساتھ گئے تھے ناچیز نے دس دفعہ سے زائد سبحان ربی العظیم پڑھا ہوگا اور یہی حال سجدہ کا تھا۔

مورخہ 19 جولائی کو بعد نماز عصر ہماری حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجتماعی ملاقات تھی۔ آج کا دن زندگی کے قیمتی دنوں میں سے ایک تھا۔ دل میں ایک لذت اور سکون تھا اور ڈر اور خوف بھی۔ دورد شریف اور دُعاؤں کا ورد ہر زبان پر جاری تھا۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے محترم ناظر صاحب اعلیٰ، محترم رفیق احمد بیگ صاحب ناظر بیت المال آمد، خاکسار اور مکرم تسنیم احمد صاحب بٹ بیٹھے تھے۔ حضور اقدس نے باری باری تعارف حاصل کیا۔ تعارف کیا تھا نورانیت کی برقی لہریں ہم پر گر رہی تھیں۔

ملاقات کے دوران سب نے حضور اقدس کی خدمت میں حقیر تحفے پیش کئے۔ ناچیز کی بیٹی عزیزہ بشریٰ طارق جو اس وقت ایم بی بی ایس کے تیسرے سال کی طالبہ علم ہے اس نے اپنے ہاتھ سے دو کیلی گرافی: فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۝ اور فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ بنا کر بھجوائی تھی کہ حضور کی خدمت میں پیش کرنا۔ جو تحائف پیش کرتے تھے حضور فرماتے تھے وہاں رکھیں لیکن خاکسار نے کیلی گرافی نکال کر دور سے حضور کو دکھائی کہ یہ بیٹی نے حضور کی خدمت میں بھجوائی ہے۔ پھر حضور نے فرمایا وہاں رکھیں۔ خاکسار ویسے ہی رکھنے لگا تو حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا مربی صاحب لفافے میں رکھیں کیا لفافہ قیمتی ہے واپس لے جانا ہے؟ خاکسار نے وہ لفافے میں ڈال کر وہاں رکھی۔

تحائف پیش کرنے کے بعد سب نے باری باری رومال انگوٹھیاں وغیرہ جو تبرک کروانے کیلئے ساتھ لے گئے تھے تبرک کروانے لگے۔ خاکسار نے بھی رومال اور انگوٹھیاں تبرک کروائیں۔ حضور نے ان چیزوں کو ہاتھ سے اچھی طرح مس کر کے تبرک کیا۔

خاکسار کو ملاقات کے روز بھانجی امتہ الکافی نے شہد کی بوتل دی کہ حضور سے تبرک کروالینا۔ خاکسار وہ شہد کی بوتل بھی حضور کو تبرک کیلئے دینے لگا تو حضور پُرنُور نے فرمایا اس کو وہاں رکھیں، خاکسار نے وہ شیشی میز پر رکھی دی اور حضور اقدس کے سامنے کھڑا رہا۔ حضور اقدس نے جب تمام نمائندگان کو رومال و دیگر چیزیں تبرک کر کے دے دیں تو کیا دیکھتا ہوں کہ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے شیشی کا ڈھکن کھولا۔ دو شیشیاں تھیں، ایک کسی اور کی تھی۔ حضور انور نے پہلے دراز سے ایک سٹک نما چیز نکالی اور اس کو چاک کیا اور اپنی شہادت کی انگلی میں لگائی پھر شہادت کی انگلی دونوں شہد کی شیشیوں میں ڈالی اور پھر حضور نے ٹیشو سے انگلی صاف کی۔ اس سارے عمل میں حضور کے ہونٹوں سے لگ رہا تھا کہ حضور دعائیں پڑھ رہے ہیں اور مکمل خاموشی سے یہ تبرک کیا۔ یہ نظارہ بہت ہی لطف اندوز تھا۔

دوسرا واقعہ جس کو یاد کر کے رشک آتا ہے یہ تھا کہ تمام نمائندگان نے کچھ نہ کچھ تبرک کروایا۔ محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کے پاس کوئی چیز نہیں تھی کہ تبرک کروائیں۔ موصوف نے آخر میں کھڑے ہو کر سر سے ٹوپی اُتاری اور حضور کے آگے ایک جذباتی کیفیت میں سر جھکا دیا کہ حضور آپ میرے سر پر ہاتھ پھیر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ تو ماشاء اللہ پہلے ہی بہت ذہین ہیں۔ یہ نظارہ ایسا تھا کہ اس پر رشک آتا ہے کہ کاش ہمارے سروں پر بھی حضور ہاتھ پھیرتے۔ ایں سعادت بزور بازو نیست۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایام میں ہم نے مشاہدہ کیا کہ حضور اقدس جمعہ کے روز نماز عصر کے بعد قصر خلافت سے باہر آکر عشاق کو دیدار کا موقع دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک جمعہ کے دن ہم بھی حضور پُرنور کی دیدار کے لئے قطار میں کھڑے ہو گئے۔ حضور بعض خوش نصیبوں سے مخاطب بھی ہوتے۔ خاکسار کے ساتھ ایک شخص اپنے نومولود بچے کو دونوں ہاتھوں میں لئے کھڑا تھا۔ حضور کی دُور ہی سے اُس پر نظر تھی۔ قریب آکر پوچھا بچہ کتنے دن کا ہے؟ اس شخص نے بتایا حضور آٹھ دن کا ہے۔ حضور نے فرمایا آٹھ دن کا کیوں لائے ہو بیمار ہو جائے گا ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ اس نے کہا حضور آپ کو دکھانے لایا ہوں۔ حضور نے بچے کو دیکھا، اس کے سر پر ہاتھ پھیر۔ سبحان اللہ کیا خوش نصیبی ہے۔ پھر حضور تمام مردوں اور عورتوں کی صفوں سے گزرتے رہے بعضوں سے کچھ پوچھتے، بچوں کو چاکلیٹ دیتے، محبتیں اور شفقتیں بکھیرتے ہوئے حضور واپس ہوئے۔

ہماری عاجزانہ درخواست کو قبول فرماتے ہوئے حضور انور نے واپسی سے دو روز قبل 9/اگست بروز ہفتہ نمائندگان قادیان کو ایک دفعہ پھر ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس ملاقات میں حضور انور نے نمائندگان کا تعارف حاصل کیا، بعض استفسارات فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ نیز گروپ فوٹو بھی ہوئی۔

مسجد مبارک میں نماز پڑھنے کے بعد خاکسار نے ایک بزرگ کے ساتھ مصافحہ اور معانقہ کیا اور اُن کے ساتھ تصویر بنوانے کی اجازت چاہی کہ آپ حضور کی قربت میں رہتے ہیں۔ اُنہوں نے جاتے جاتے یہ نصیحت فرمائی کہ ''ظاہری قربت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ حقیقی قربت دل کی قربت ہے۔ اس قربت کیلئے انسان کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔''

اللہ تعالیٰ حضور انور سے دلی وابستگی کی مجھے بھی اور ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

بقیہ حضور انور کی مجلس انصار اللہ کینیڈا سے ملاقات از صفحہ نمبر 02

قائد ایثار سے حضور انور نے فرمایا کہ قائد ایثار کا کام یہ تحریک کرنا ہے کہ تم لوگ چیریٹی میں دو، یہ نہ کہو کہ ہمیں دو۔ لوگ تمہارے سے زیادہ غربت کی حالت میں ہیں، ان کے لئے صدقہ بھیجو اور چیریٹی میں دو۔ مختلف تنظیمیں ہیں، ہیومینٹی فرسٹ کو دے سکتے ہیں، لوکل چیریٹیز کو دے سکتے ہیں، انٹرنیشنل چیریٹیز کو دے سکتے ہیں۔ ان کو کہیں کہ ہم اپنے لئے نہیں مانگ رہے جماعت کے لئے نہیں مانگ رہے بلکہ ان غریبوں کے لئے مانگ رہے ہیں جو افریقہ میں بیٹھے ہیں، ان کے لئے مانگ رہے ہیں جو کسی اور غریب ملک میں بیٹھے ہیں۔ ان کو پانی مہیا کرنا ہے، ان کو خوراک مہیا کرنی ہے یا فلسطینیوں کو aid دینی ہے اور جو جو بھی ایڈ ایجنسیاں فلسطینیوں میں خوراک، کپڑا اور پانی مہیا کر رہی ہیں، ان کے لئے دینا ہے، تو تم لوگ ان کے لئے دو۔ اور یہ عمر ایسی ہے جہاں تم لوگ خیرات وصدقہ کی طرف توجہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی تمہارے سے نیک سلوک کرے گا، اس کے بعد تو پھر اگلا جہان ہی ہے، تو اس طرف ان کو توجہ دلائیں۔

قائد تبلیغ سے گفتگو کے دوران حضور انور نے فرمایا کہ اس دفعہ بھی انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ سیاستدانوں کو جلسہ پر بلائیں یا نہ بلائیں۔ میں نے کہا تھا کہ جلسہ جماعت کی تربیت کیلئے ایک event ہوتا ہے۔ اپنے پروگراموں کو تربیت اور تبلیغ پر فوکس کریں اور لوگوں میں اس طرح ایک جذبہ پیدا کریں کہ ان کا اصل مقصد کیا ہے، کیونکہ زیادہ توجہ پھر اُسی طرف ہوتی ہے۔ نہ عورتیں توجہ دے رہی ہوتی ہیں، نہ مرد توجہ دے رہے ہوتے ہیں، صرف یہ ہوتا ہے کہ واہ واہ! آج ہمارے پاس فلاں منسٹر آ گیا ہے۔ فلاں سیاستدان آ گیا۔ وزیر اعظم آ گیا۔ اس نے یہ تقریر کر دی اور اخبار میں ہماری کوریج ہوگئی۔ کوریج تو کمال نہیں ہے۔ کمال تو وہ ہے کہ ہم نے اپنی تربیت کتنی کی ہے، اپنوں کو کتنا سنبھالا ہے، یہ چیز ہے۔ یہ شعبہ تربیت، شعبہ تبلیغ اور مربیان سب کے مل کر کرنے کا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ چندہ عام، چندہ وصیت، اور چندہ جلسہ سالانہ جیسے چندہ جات لازمی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیموں جیسے کہ مجلس انصار اللہ کے مقرر کردہ چندہ جات بھی خصوصی اہمیت کے حامل ہیں، ان کو تنظیمی چندہ جات کہا جاتا ہے، جو مجلسِ شوریٰ میں منتخب نمائندگان کے ذریعہ مقرر کیے جاتے ہیں۔ یہ نمائندے اپنی تنظیموں کی طرف سے مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا عہد کرتے ہیں، نتیجۃً متعلقہ ذیلی تنظیموں کے اراکین بھی ان چندوں کی ادائیگی کے پابند ہوتے ہیں۔

آخر پر معاون صدر نے عرض کیا کہ کیا غلبہ اسلام کسی بڑی جنگ یا عالمی جنگ کے ساتھ مشروط ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مشروط تو کہیں نہیں ہے۔ کہاں لکھا ہوا ہے کہ مشروط ہے! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ضرور لکھا ہے کہ اگر لوگوں نے اپنی حالت کو نہ بدلا تو دنیا میں تباہیاں آئیں گی۔ یہ تقدیر ایسی ہے جو ہماری دعاؤں سے بدلی جاسکتی ہے اور اللہ تعالیٰ یہ قدرت رکھتا ہے کہ بغیر بڑی بڑی آفات کے بھی اگر دنیا اپنی حالت بدل لے، جو عموماً تاریخ یہ ثابت کرتی ہے اور دنیا کے حالات بھی یہ بتا رہے ہیں کہ مشکل ہی لگتا ہے کہ حالت بدلے، اس لئے غالب امکان یہی ہے کہ کوئی تباہی آئے یا جنگ ہو۔ اس کے بعد لوگوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع پیدا ہو۔ اس لئے میں کہتا ہوں پہلے اپنا تعارف کروائیں۔ ابھی تک تو آپ نے بیالیس ملین کی آبادی میں صرف پچیس ہزار لٹریچر تقسیم کیا ہے تو اس سے آپ نے دنیا کو کیا بتانا ہے؟

دنیا کو بتائیں کہ یہ تباہی آسکتی ہے، تم لوگ خدا کی طرف رجوع کرو اور یہی بچنے کا ایک ذریعہ ہے تا کہ بعد میں اگر وہ احمدی نہیں بھی ہوتے تو ان کو یہ احساس پیدا ہو کہ ہاں! کچھ لوگ ایسے تھے جو ہمیں اس طرف بلایا کرتے تھے۔ جب تباہیاں آئیں، اس کے بعد جو لوگ بچ جائیں، ان کا رجوع پیدا ہو اور وہ پھر آپ کی طرف آئیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارا کام اپنا تعارف کروانا اور لوگوں کو پیغام دینا ہے۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی تباہی سے بچنے کی دعا کی ہوئی ہے بلکہ طاعون کے دنوں میں بھی آپؑ نے دعائیں کی ہوئی ہیں، بہت دعائیں کی ہیں، گڑگڑا کے دعائیں کی ہیں۔ تو اصل تو یہی ہے کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور بعض دفعہ حالات ایسے ہوتے ہیں کہ تباہی کے ساتھ ہی یہ چیزیں مشروط ہو جاتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی قادر ہے کہ وہ تباہی نہ آئے اور اس کے بغیر حالات بدل جائیں۔ اس لئے ہمارا کام یہ ہے، جو کوشش ہے، اس کے ذریعہ سے پیغام پہنچائیں اور ساتھ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تباہی سے دنیا کو بچا بھی لے۔ لیکن پھر بھی اگر لوگ نہیں مانتے تو پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو غالب آنی ہے، وہ تو آنی ہے۔

ملاقات کے اختتام پر مجلس عاملہ کے ممبران کو حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل ہوا اور یوں یہ ملاقات بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 30 مئی 2024ء)

❁❁❁

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دُنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ دُنیا میں بہت زیادہ تباہ کن آفات لاسکتا ہے اللہ کرے کہ دُنیا کو عقل آئے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12 رفروری 2016)

طالب دعا: SK Ghulam Mashi/Jaibun Nisha and with family

اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 16 راگست 2025ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 04 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1)	مکرمہ ڈاکٹر زاہدہ حمید صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر حمید اللہ رحمت اللہ صاحب شہید (یوکے) ہمراہ مکرم محمد مغیث احمد مانگٹ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبد الخالق مانگٹ صاحب (یوکے)
(2)	مکرمہ بارعہ محمود باسط صاحبہ بنت مکرم آصف محمود باسط صاحب (ڈائریکٹر پروگرامنگ MTA) ہمراہ مکرم مبارز منصور ملک صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم ظفر منصور ملک صاحب (یوکے)
(3)	مکرمہ نصرت جہاں ادریس صاحبہ بنت مکرم محمد ادریس صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم عطاء القدوس متین صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم عبد المتین صاحب (یوکے)
(4)	مکرمہ طوبیٰ احمد صاحبہ بنت مکرم ظفر احمد صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم حسان محمود صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم محمد ارشد زبیر صاحب (یوکے)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

☆......☆......☆

آفت کی برسات

(نصر الحق نصر نیپالی معلم وقف جدید ارشاد)

اب کے سیلاب نے کچھ ایسا ستم ڈھایا ہے
جنم کے ملحد و کافر کو خدا یاد آیا ہے

ایسی برسات کہ جل تھل ہوا میدان و صحن
ابر رحمت ہے کہ زحمت کا کوئی سایہ ہے

رات دن تیز برستے ہوئے بادل کے قطار
بجلیوں نے بھی ہراک فرد کو سہمایا ہے

ہائے بربادیٔ اموال و نفوس و اجناس
دیکھ کر ایسی تباہی یہ دل بھر آیا ہے

ایسا لگتا ہے کہ ناراض ہوا ہے معبود
شرک و تکفیر نے یوں جال سا پھیلایا ہے

آئے پنجاب میں مہدیٔ زماں صدیوں بعد
یاں کے لوگوں نے مگر ان کو بھی جھٹلایا ہے

ہند و پنجاب ہے کتنے ہی نشانوں کے گواہ
پھر یہ کیوں اہل وطن نوروں سے گھبرایا ہے

بھُولے بیٹھے ہیں یہاں لوگ خدا بھی ہے کوئی
اتنے ہٹ دھرم کہ شیطان بھی شرمایا ہے

مدتوں دیکھ کے خاموش رہا اس کا خدا
جان جب حلق میں آئی ہے تو تھرایا ہے

یہ جو مسلم نما مشرک ہیں مزاروں کے مرید
یہ لکیروں کے فقیر پیسوں کا ماں جایا ہے

مولوی دین فروشوں کو نہیں کچھ بھی سمجھ
عام انساں کو مگر زخم نے تڑپایا ہے

اے خدا رحم و کرم کن یہ نصرؔ مانگے دعا
تُو ہی بندوں کے ہراک درد میں کام آیا ہے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 رمارچ 2016)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

SAFOORA COLLECTION CENTER
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
Partap Nagar Qadian Pin 143516
Dist: Gurdaspur Punjab
WE ACCEPT ONLINE ORDER ALSO
ALL KINDS OF LADIES GARMENTS AND KIDS PARTY WEAR & BURQA ALSO
INSTAGRAM
Shabana Omer : +91-8699710284 / Omer Farooque: +91-7347608447

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رضی اللہ عنہ)

(بقیہ)

ابوبصیر کا واقعہ اور اس کے نتائج

جب مکہ کے دوسرے مخفی اور کمزور مسلمانوں کو یہ علم ہوا کہ ابوبصیر نے ایک علیحدہ ٹھکانا بنالیا ہے تو وہ بھی آہستہ آہستہ مکہ سے نکل نکل کر سیف البحر میں پہنچ گئے۔ انہی لوگوں میں رئیس مکہ سہیل بن عمرو کا لڑکا ابوجندل بھی تھا جس کے متعلق ہم پڑھ چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حدیبیہ سے واپس لوٹا دیا تھا۔ آہستہ آہستہ ان لوگوں کی تعداد ستر کے قریب یا بعض روایات کے مطابق تین سو تک پہنچ گئی۔ اور اس طرح گویا مدینہ کے علاوہ ایک دوسری اسلامی ریاست بھی معرض وجود میں آگئی جو مذہباً تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت تھی مگر سیاستاً جُدا اور آزاد تھی۔ چونکہ ایک طرف حجاز کی حدود میں ایک علیحدہ اور آزاد سیاسی نظام کا موجود ہونا قریش کے لئے خطرہ کا باعث تھا اور دوسری طرف سیف البحر کے مہاجر قریش مکہ سے سخت زخم خوردہ تھے اس لئے ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ ان مہاجرین سیف البحر اور قریش مکہ کے تعلقات نے قریباً قریباً وہی صورت اختیار کرلی جو ابتداء میں مہاجرین مدینہ کے متعلق پیدا ہوئی تھی اور چونکہ سیف البحر اس رستہ کے بالکل قریب تھا جو مدینہ سے شام کو جاتا تھا اس لئے قریش کے قافلوں کے ساتھ ان مہاجرین کی مٹھ بھیڑ ہونے لگی۔ اس نئی جنگ نے جلد ہی قریش کے لئے خطرناک صورت اختیار کرلی کیونکہ اول تو قریش سابقہ جنگ کی وجہ سے کمزور ہوچکے تھے اور دوسرے اب وہ پہلے کی نسبت تعداد میں بھی بہت کم تھے اور ان کے مقابل پر سیف البحر کی اسلامی ریاست جو ابوبصیر اور ابوجندل جیسے جان فروشوں کی کمان میں تھی۔ ایمان کے تازہ جوش اور اپنے گزشتہ مظالم کی تلخ یاد میں اس برقی طاقت سے معمور تھی جو کسی مقابلہ کو خیال میں نہیں لاتی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے عرصہ میں ہی قریش نے ہتھیار ڈال دیئے اور ابوبصیر کی پارٹی کے حملوں سے تنگ آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سفارت کے ذریعہ درخواست کی اور اپنی رشتہ داری کا واسطہ دے کر عرض کیا کہ سیف البحر کے مہاجرین کو مدینہ میں بلاکر اپنے سیاسی انتظام میں شامل کرلیں اور ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صلح حدیبیہ کی اس شرط کو کہ مکہ کے نومسلموں کو مدینہ میں پناہ نہیں دی جائے گی اپنی خوشی سے منسوخ کردیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخواست کو منظور فرمالیا اور ابوبصیر اور ابوجندل کو ایک خط کے ذریعہ اطلاع بھجوائی کہ چونکہ قریش نے اپنی خوشی سے معاہدہ میں ترمیم کردی ہے اس لئے اب انہیں مدینہ میں چلے آنا چاہئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی سیف البحر پہنچا تو اس وقت ابوبصیر بیمار ہوکر صاحب فراش تھا اور حالت نازک ہورہی تھی۔ ابوبصیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب مبارک کو بڑے شوق کے ساتھ اپنے ہاتھ میں تھامے رکھا اور تھوڑی دیر بعد اسی حالت میں جان دے دی اور اس کے بعد ابوجندل اور اس کے ساتھی اپنے اس باہمت اور جوانمرد امیر کو سیف البحر میں ہی دفن کرکے خوشی اور غم کے مخلوط جذبات کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ غم اس لئے کہ ان کا بہادر لیڈر ابوبصیر جو اس واقعہ کا ہیرو تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی سے محروم رہا۔ اور خوشی اس بات پر کہ وہ خود اپنے آقا کے قدموں میں پہنچ گئے اور قریش کے خونی مقابلہ سے نجات ملی۔

ابوبصیر اور ان کے رفقاء کا دلچسپ کارنامہ صلح حدیبیہ کے معاً بعد سے لے کر کئی ماہ کے وقفہ پر پھیلا ہوا تھا اور اس عرصہ میں بعض دوسرے واقعات بھی پیش آئے۔ مگر ہم نے صلح حدیبیہ سے تعلق رکھنے والے واقعات کو یکجا بیان کرنے کی غرض سے اسے صلح حدیبیہ کے ساتھ ہی بیان کردیا ہے۔

صلح حدیبیہ کے تعلق میں عیسائی مؤرخین کے دو اعتراضات

غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح کا کوئی اہم واقعہ ایسا نہیں ہے جسے مسیحی مؤرخین نے بغیر اعتراض کے چھوڑا ہو اور صلح حدیبیہ کا واقعہ بھی اسی کلّیہ کے نیچے آتا ہے۔ بعض ضمنی اور غیر اہم اعتراضات کو نظر انداز کرتے ہوئے عیسائی مصنفین نے صلح حدیبیہ کے تعلق میں دو اعتراض کئے ہیں:

اوّل: یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صلح حدیبیہ کی شرائط سے عورتوں کو مستثنیٰ قرار دیا یہ شرائط معاہدہ کی رو سے جائز نہیں تھا کیونکہ معاہدہ کے الفاظ عام تھے جس میں مرد عورت سب شامل تھے۔

دوم: یہ کہ ابوبصیر کے واقعہ کے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدہ کی روح کو توڑا بلکہ ابوبصیر کو یہ اشارہ دے کر کہ وہ مکہ میں واپس جانے کی بجائے ایک الگ پارٹی بنا کر اپنا کام کرسکتا ہے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔

ان اعتراضوں کے جواب میں سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ معاہدہ قریش مکہ کے ساتھ ہوا تھا اور قریش مکہ وہ قوم تھی جو ابتداء اسلام سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف برسرِپیکار چلی آتی تھی اور بات بات پر اعتراض کرنے اور طعنہ دینے کی عادی تھی۔ اور ویسے بھی وہ کوئی دور دراز کی غیر قوم نہ تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ہی قوم تھی جسے سب حالات کا پورا پورا علم تھا۔ اور پھر شرائط معاہدہ کی تمام تفصیلات اور ان کا مکمل پس منظر بھی ان کی آنکھوں کے سامنے تھا۔ پس جب مکہ کے قریش نے جو فریق معاہدہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل پر اعتراض نہیں کیا اور اسے معاہدہ کے خلاف نہیں سمجھا تو تیرہ سو سال بعد میں آنے والے لوگوں کو جن کی آنکھوں سے بہت سی جزئی تفاصیل پوشیدہ ہیں اور انہیں اس معاہدہ کے پس منظر پر بھی پوری طرح آگاہی نہیں اعتراض کا حق کس طرح پیدا ہوسکتا ہے؟ یہ تو مدعی سست گواہ چست والا معاملہ ہوا کہ جن کے ساتھ یہ سارا قصہ گزرا ہے، وہ تو اسے درست قرار دے کر خاموش رہتے ہیں مگر تیرہ سو سال بعد میں آنے والوں نے گویا آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے۔ آخر یہ کیا وجہ ہے کہ باوجود اس کے کہ قرآن و حدیث اور عرب کی تاریخ ان اعتراضوں سے بھرے پڑے ہیں جو کفار مکہ اور دوسرے کفار عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف کیا کرتے تھے، مگر یہ ذکر کسی جگہ نہیں آتا کہ مسلمانوں پر صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا ہو۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 776 تا 778، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(تنویر احمد ناصر نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان)

مَرا جان و دِلست فِدائے محمدؐ
فِدا خاکِ اَم خاکِ پائے محمدؐ

خدا کی قسم ساری جنت کی رونق
ہے اک ذرّۂ خاکِ پائے محمدؐ

جہاں میں چراغاں ہیں سب نور سے جو
ہے وہ روشنی سب ضیائے محمدؐ

نہ دیکھا کسی نے جمالِ حقیقت
ہے آئینۂ کبریائے محمدؐ

نمودِ حق و جلوۂ ذاتِ باری
ہے لبریز اس سے سِنائے محمدؐ

ہے جلوۂ حق جلوہ گاہِ محمدؐ
رضائے خدا ہے رضائے محمدؐ

نہاں جس میں اسرارِ حق کی حقیقت
حقیقت میں ہے وہ ہُدائے محمدؐ

اگر بخششِ عام کی ہے تمنا
تو کافی ہے بس اک دعائے محمدؐ

نہ خالی کوئی اس کے در سے ہے لوٹا
ہوئے بادشہ بھی گدائے محمدؐ

اِلٰہ و ملائک بھی پڑھتے ہیں ہر دم
دُرود و سلام و ثنائے محمدؐ

رہوں گا گرانبارِ احسان آقا
جو ہو مال و جاں سب فدائے محمدؐ

بِمانَد قیامت فیوضات جارِی
کرم ہا و جُود و سخائے محمدؐ

JYOTI SAW MILL
SAWMILL
IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940
طالبِ دعا: شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

M.F. STEELS & ALUMINIUM
Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.
Sk. Muneer Ahmed
7008220172 9437147910
ahmedmuneersk@gmail.com
طالبِ دعا: شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

تذکارِ مہدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کا پہرہ

پہلی چیز جو ہمارے سامنے ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ ابھی تک وہ لوگ زندہ ہیں جو باقاعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کا پہرہ دیا کرتے تھے، سکول کے طالب علم، مہمان اور قادیان کے باشندے ہمیشہ پہرہ دیتے رہے بلکہ کچھ عرصہ تک ماسٹر عبدالرحمٰن صاحبؓ جالندھری کے سپرد بھی یہ ڈیوٹی رہی اور وہ سکول کے طالبعلموں کا پہرہ مقرر کرتے اور باریاں مقرر کرتے تھے اور یہ وہ لوگ تھے جو راتوں کو جاگ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کا پہرہ دیا کرتے۔ اس صورت میں اعتراض کرنے والے کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ کا یہ طریقِ عمل بھی اس کے اصول کے خلاف ہوگا اور اس کے نزدیک لوگوں کا پہرہ دینا یا تو خدائی حفاظت کے باوجود جس کا آپؑ کو وعدہ دیا گیا ایک عبث فعل ہوگا اور یا ان کے وقار کے خلاف ہوگا۔ راتوں کو جاگنا اور پہرہ دینا جبکہ ایک شخص گھر میں بیٹھا ہوا ہو اور دروازے بند ہوں، اتنا ضروری نہیں ہوتا جتنا کہ انسان جب باہر نکلے تو اس کی حفاظت ضروری ہوتی ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایسا ہوتا رہا۔ یہ شخص اگر اس وقت ہوتا تو یہی کہتا کہ پہرہ دینا تو میرے اصول کے خلاف ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سفروں پر جاتے تو آپؑ کے ساتھ حفاظت کے لئے زائد سواریاں اور یکّے ہوتے۔ اگر آپ رَتھ میں جاتے تو علاوہ ان لوگوں کے جو حفاظت کے لئے رَتھ میں ہی آپؑ کے ساتھ بیٹھ جاتے، دو تین رَتھ یا یکّے کے ساتھ ساتھ بھاگتے چلے جاتے۔ یہ شخص تو اگر اس وقت ہوتا اور اسے یکّے کے ساتھ چلنے کو کہا جاتا تو شاید خودکشی کو ترجیح دیتا کہ اس قدر ہتک کی گئی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی گھر میں ہدیۃً آئی ہوئی چیز بغیر دریافت کئے استعمال نہ کرتے بلکہ آپؑ پوچھ لیتے کہ یہ کہاں سے آئی ہے، کون دینے آیا تھا اور آیا وہ شخص جانا پہچانا ہے یا نہیں۔ جب مخالفت زیادہ بڑھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کی دھمکیوں کے خطوط موصول ہونے شروع ہوئے تو کچھ عرصہ تک آپؑ نے سنکھیا کے مرکبات استعمال کئے تا کہ اگر خدانخواستہ آپؑ کو زہر دیا جائے تو جسم میں اس کے مقابلہ کی طاقت ہو، اس شخص کے نزدیک یہ بھی خداتعالیٰ کے توکّل کے خلاف ہوگا۔ پھر اپنے بچوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کے بعد کبھی باہر نہیں نکلنے دیتے تھے کیونکہ آپ سمجھتے تھے لوگ دشمن ہیں ممکن ہے وہ بچوں پر حملہ کردیں اور انہیں نقصان پہنچائیں۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے تو اس وقت میری 19 سال عمر تھی۔ 16، 17 سال کی عمر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے کبھی بھی مغرب کے بعد گھر سے نکلنے نہیں دیا اور اس کے بعد بھی آپؑ کی وفات تک میں اجازت لے کر مغرب کے بعد گھر سے جاتا۔ اس کے متعلق بھی وہ کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ بالکل توکّل اور اصول کے خلاف امر ہے۔ پھر اس سے اوپر جا کر دیکھو توکّل کے سرچشمہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں بھی یہی حال تھا۔ حدیثوں سے صاف ثابت ہے کہ روزانہ صحابہؓ میں سے چند لوگ آتے اور رسول کریم ﷺ کی حفاظت کے لئے پہرہ دیتے۔ پہلے تو وہ بغیر اسلحہ کے پہرہ دیا کرتے مگر ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہتھیاروں کی جھنکار کی آواز سنی تو آپؐ باہر تشریف لائے دیکھا تو صحابہؓ اسلحہ سے مسلّح ہوکر پہرہ دینے آئے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا پتہ کوئی ایسا دشمن آجائے جو باہتھیار ہو اس لئے ہم مسلّح ہوکر آئے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے جب یہ سنا تو ان کی تعریف کی اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ اس آدمی کے لئے یہ بات بھی بڑی مصیبت ہوگی۔ پھر صحابہؓ کی حالت یہ تھی کہ رسول کریم ﷺ اگر ذرا بھی ادھر اُدھر ہوجاتے تو وہ بے تحاشہ آپؐ کی تلاش میں دوڑ پڑتے۔ بخاری میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ ایک باغ میں بیٹھے تھے، تھوڑی دیر کے لئے آپؐ بغیر اطلاع دیئے اس باغ کے دوسرے کونے کی طرف چلے گئے، صحابہؓ نے جب رسول کریم ﷺ کو نہ دیکھا تو وہ چاروں طرف دَوڑ پڑے۔ وہ مشہور حدیث جس میں آپؐ نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا تھا کہ جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ جنت میں داخل ہوگیا اسی وقت کی حدیث ہے اس شخص کے نزدیک وہ سارے صحابہ جو اس وقت رسول کریم ﷺ کی تلاش میں دَوڑے، بے اصولے تھے اور ان کا دَوڑنا ان کے وقار کے خلاف تھا، بھلا مؤمن بھی کبھی ہِل سکتا ہے۔ اسی طرح جنگ کے موقع پر رسول کریم ﷺ کے اِردگرد ہمیشہ ایک گارڈ ہوتی۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ جو ہم میں سے سب سے زیادہ بہادر ہوتا وہ آپؐ کے گِرد کھڑا کیا جاتا۔ گویا چُن چُن کر نہایت مضبوط اور توانا آدمی رسول کریم ﷺ کی حفاظت کے لئے مقرر کئے جاتے۔

(خطبات محمود جلد 16 صفحہ 66، 67)

نماز باجماعت اور بچوں کی نگرانی

میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر اولاد کا کوئی دشمن نہیں جو بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے۔ مجھے اپنا ایک واقعہ یاد ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب کچھ بیمار تھے اس لئے جمعہ کے لئے مسجد میں نہ جا سکے۔ میں اس وقت بالغ نہیں تھا کہ بلوغت والے احکام مجھ پر جاری ہوں۔ تاہم میں جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد کو آرہا تھا کہ ایک شخص مجھے ملا اس وقت کی عمر کے لحاظ سے تو شکل اس وقت تک یاد نہیں رہ سکتی مگر اس واقعہ کا اثر مجھ پر ایسا ہوا کہ اب تک مجھے اس شخص کی صورت یاد ہے۔ محمد بخش ان کا نام ہے وہ اب قادیان میں ہی رہتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا آپ واپس آرہے ہیں کیا نماز ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا آدمی بہت ہیں مسجد میں جگہ نہیں تھی میں واپس آگیا۔ میں بھی یہ جواب سن کر واپس آگیا اور گھر میں آکر نماز پڑھ لی۔ حضرت صاحبؑ نے یہ دیکھ کر مجھ سے پوچھا مسجد میں نماز پڑھنے کیوں نہیں گئے، خداتعالیٰ کا فضل ہے کہ میں بچپن سے ہی حضرت صاحبؑ کا ادب ان کے نبی ہونے کی حیثیت سے کرتا تھا، میں نے دیکھا کہ آپ کے پوچھنے میں ایک سختی تھی اور آپؑ کے چہرہ سے غصہ ظاہر ہوتا تھا۔ آپؑ کے اس رنگ میں پوچھنے کا مجھ پر بہت ہی اثر ہوا۔ جواب میں میں نے کہا کہ میں گیا تو تھا لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آگیا۔ آپؑ یہ سن کر خاموش ہوگئے لیکن اب جس وقت جمعہ پڑھ کر مولوی عبدالکریم صاحبؓ آپؑ کی طبیعت کا حال پوچھنے کے لئے آئے تو سب سے پہلی بات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ سے دریافت کی وہ یہ تھی۔ کیا آج لوگ مسجد میں زیادہ تھے؟ اس وقت میرے دل میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی کیونکہ میں خود تو مسجد میں گیا نہیں تھا۔ معلوم نہیں بتانے والے کو غلطی لگی یا مجھے اس کی بات سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں ان کی بات سے یہ سمجھتا تھا کہ مسجد میں جگہ نہیں۔ مجھے فکر یہ ہوئی کہ اگر مجھے غلط فہمی ہوئی ہے یا بتانے والے کو ہوئی ہے دونوں صورتوں میں الزام مجھ پر آئے گا کہ میں نے جھوٹ بولا۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے جواب دیا ہاں حضور آج واقعہ میں بہت لوگ تھے۔ میں اب بھی نہیں جانتا کہ اصلیت کیا تھی۔ خدا نے میری بریت کے لئے یہ سامان کردیا کہ مولوی صاحبؓ کی زبان سے بھی اس کی تصدیق کرادی۔ یا فی الواقع اس دن غیر معمولی طور پر زیادہ لوگ آئے تھے۔ بہرحال یہ ایک واقعہ ہوا ہے جس کا آج تک میرے قلب پر ایک گہرا اثر ہے۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نماز باجماعت کا کتنا خیال رہتا تھا۔

(خطبات محمود جلد 9 صفحہ 164-163)

بچپن میں بچوں کو اخلاق فاضلہ کی مشق کرانی چاہئے

مجھے اپنے بچپن کا زمانہ یاد ہے اور وہ حالات اور واقعات بالکل میری آنکھوں کے سامنے ہیں کہ سخت سے سخت تپش اور شدید گرمی کے وقت میں باہر نکل جاتا اور تپش اور گرمی بالکل محسوس نہ کرتا بلکہ مجھے خوب یاد ہے میں اپنے نفس میں اپنے اوپر یہ بڑا ظلم سمجھا کرتا تھا جب مجھے والدہ صاحبہ یا دوسرے نگران گرمی میں باہر نکلنے اور کھیلنے سے روکتے تھے۔ میں اس گرمی میں باہر نکل جاتا اور کچھ محسوس نہ کرتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو خیالات بچپن میں میرے ذہن میں پیدا ہوتے تھے وہی دوسرے بچوں کے دلوں میں بھی پیدا ہوتے ہوں گے۔ جب کہ ان کو گرمی کے وقت باہر نکلنے سے روکا جاتا ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ بچپن میں ایسی باتوں کا احساس نہیں ہوتا۔ تو جس قدر محنت اور مشقت کی تکلیف کو ایک بڑا آدمی محسوس کرتا ہے بچہ اس کو محسوس نہیں کرتا۔ خداتعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت اس کے احساسات کو باطل کیا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو کسی امر کے لئے مشق کرنے میں اتنی دقت محسوس نہیں ہوتی اور جن باتوں کی اس وقت مشق کرتا ہے ان کا آئندہ زندگی میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ لیکن جن کی مشق بچپن میں نہ ہو ان میں بڑی عمر میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ تین آدمی مجھے ایسے معلوم ہیں وہ نماز میں صحیح طور پر تشہد میں نہیں بیٹھ سکتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ بچپن میں ان کو صحیح طور پر تشہد بیٹھنے کی مشق نہیں کرائی گئی یا کسی نے ان کو ٹوکا نہیں تا وہ صحیح طور پر تشہد بیٹھنے کی عادت ڈالتے یا ٹوکنے والوں سے ان کا اس طرح بیٹھنا پوشیدہ رہا اور اب بڑی عمر میں وہ صحیح طور پر نہیں بیٹھ سکتے...... اگر اب وہ چاہیں اور کوشش بھی کریں تو صحیح طور پر تشہد نہیں بیٹھ سکتے۔ تو بچپن کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ بچے کے اس وقت کے حالات کے ماتحت اس سے جس قسم کی مشق کرائیں وہ باآسانی کرسکتا ہے۔

لیکن اگر بچپن میں جھوٹ یا چوری وغیرہ کی بد عادات پڑ جائیں تو بڑے ہوکر ان کو کتنے ہی وعظ و نصیحت کئے جائیں کتنا ہی سمجھایا جائے اور کتنی ہی ملامت کی جائے لیکن وہ ان افعال کو برا سمجھتے ہوئے بھی ان میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے ایسے لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور پھر روتے ہیں کہ ہم سے غلطی ہوگئی۔ چوری کرتے ہیں اور پھر افسوس کرتے ہیں کہ ہم سے ایسا ہوا ہے بلکہ میں نے دیکھا ہے انہوں نے خود ہی اپنی غلطی کو محسوس کرکے چوری کا اقرار کیا اور اس کا ازالہ بھی کردیا۔ لیکن پھر بھی چوری کی عادت سے باز نہیں رہ سکتے۔ تو بچپن کی عادت انسان کے ساتھ جاتی اور باقی رہتی ہیں۔ اِلَّا مَا شَاءَ اللہ۔ اس لئے بچپن میں بچوں کو اخلاق فاضلہ کی مشق کرانی چاہئے۔ اس سے آئندہ نسلوں کی حفاظت ہوجائے گی یہ بچپن میں تربیت نہ ہونے کا نتیجہ ہے کہ کئی ایسے آدمی ہیں جو بہت مخلص اور نیک ہیں لیکن بے ساختہ ان کے منہ سے گالیاں نکل جاتی ہیں۔ بعض مصنف ہیں جو مخلص ہیں لیکن باوجود احتیاط کے ان کے قلم سے درشت الفاظ نکل جاتے ہیں۔ اور جب سمجھایا جائے تو نہایت سنجیدگی اور متانت سے کہہ دیتے ہیں ہم نے تو کوئی سخت لفظ نہیں لکھا۔ بچپن کی عادت کا نتیجہ ہے کہ وہ اس فعل کی مضرتوں سے واقف ہوتے ہوئے بھی اس سے بچ نہیں سکتے۔

(خطبات محمود جلد 9 صفحہ 150 تا 151)

(تذکار مہدی صفحہ 104 تا 108، ایڈیشن 2020، یوکے)

۞۞۞۞

حقیقت تو یہ ہے کہ جس روز آنحضرت ﷺ نے مکہ سے ہجرت کی اللہ تعالیٰ نے اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دے دی تھی کہ تو غم نہ کر ایک دن میں واپس تجھے اس جگہ لے کر آؤں گا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23/مئی 2025 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: جس روز آنحضرت ﷺ نے مکہ سے ہجرت کی اس روز اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کیا بشارت دی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حقیقت تو یہ ہے کہ جس روز آنحضرت ﷺ نے مکہ سے ہجرت کی اللہ تعالیٰ نے اسی دن آپ ﷺ کو یہ بشارت دے دی تھی کہ تو غم نہ کر ایک دن میں واپس تجھے اس جگہ لے کر آؤں گا۔

سوال: محققین کے نزدیک قرآن کریم کی یہ پیشگوئی کس بات کی دلیل ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: محققین کے نزدیک قرآن کریم کی یہ پیشگوئی آنحضرت ﷺ کی نبوت پر دلیل ہے کیونکہ آپ ﷺ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے غیب کی خبر دی اور ویسا ہی رونما ہوا جیسا کہ آپؐ نے خبر دی تھی۔

سوال: اگر تمام اسلامی غزوات پر نظر دوڑائی جائے تو کیا معلوم ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اگر تمام اسلامی غزوات پر نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ اپنے اندر ایک حکیمانہ رنگ رکھتی تھیں بالخصوص فتح مکہ سے پہلے جس قدر جنگیں ہوئیں ان سب کا مقصد صرف یہی تھا کہ فتح مکہ کا راستہ صاف کیا جائے۔

سوال: ہماری فریادیں کس کے آگے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہماری فریادیں تو اللہ تعالیٰ کے آگے ہیں اور اس کا پورا حق ہمیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

سوال: غزوہ فتح مکہ کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: غزوہ فتح مکہ 8 ہجری میں ہوا۔

سوال: غزوہ فتح مکہ کو اور کون سے نام سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس غزوہ کو فتحِ عظیم بھی کہتے ہیں۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کی بشارت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کی بشارت قرآن کریم کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وَ قُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا (بنی اسرائیل: 81) یعنی تو کہہ دے میرے رب! مجھے اس شہر یعنی مکہ میں نیک طور پر داخل کیجیو یعنی ہجرت کے بعد فتح اور غلبہ دے کر اور اس شہر سے خیریت سے ہی نکالیو یعنی ہجرت کے وقت اور خود اپنے پاس سے مجھے غلبہ اور مدد کے سامان بھجوائیو۔ یہ وہ آیت ہے جو ہجرت سے پہلے سورۂ بنی اسرائیل میں آپؐ پر نازل ہوئی تھی اور جس میں ہجرت اور پھر فتح مکہ کی خبر دی گئی تھی۔

سوال: سورۂ فتح میں فتح مکہ کی بشارت کن الفاظ میں بیان ہوئی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سورۂ فتح میں فتح مکہ کی بشارت یوں بیان ہوئی ہے: لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ یُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ عَلَیۡہِمۡ وَ اَثَابَہُمۡ فَتۡحًا قَرِیۡبًا (الفتح: 19) یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے وہ جانتا ہے جو ان کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر سکینت اتاری اور ایک فتح عطا کی۔

سوال: ہجرت کے دوران اور کون سی آیت نازل ہوئی جس میں فتح مکہ کی بشارت موجود تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہجرت کے دوران یہ آیت نازل ہونے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (القصص: 86) یقیناً وہ جس نے تجھ پر قرآن کو فرض کیا ہے تجھے ضرور ایک وقت واپس آنے کی جگہ پر واپس لے آئے گا۔

سوال: امام فخر الدین رازی نے آیت اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ کی کیا تفسیر بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: امام فخر الدین رازی اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں مَعاد واپس آنے کی جگہ سے مراد مکہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے مراد فتح کے دن آنحضرت ﷺ کا مکہ کی طرف واپس آنا ہے۔

سوال: محققین کے نزدیک قرآن کریم کی یہ پیشگوئی اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ کس کی دلیل ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: محققین کے نزدیک قرآن کریم کی یہ پیشگوئی آنحضرت ﷺ کی نبوت پر دلیل ہے کیونکہ آپ ﷺ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے غیب کی خبر دی اور ویسا ہی رونما ہوا جیسا کہ آپؐ نے خبر دی تھی۔

سوال: مفسرین نے وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

جواب: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ کے معنی مفسرین نے یہ کیے ہیں کہ تم جہاں کہیں بھی ہو ہر حالت میں اپنا قبلہ مسجد حرام کو ہی رکھو اور اس کی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں کہ پہلے حکم سے یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید یہ قبلہ صرف مدینہ والوں کے لیے ہی ہو باقی لوگوں کے لیے نہ ہو اس لیے خدا تعالیٰ نے فرما دیا کہ تم جہاں کہیں سے بھی نکلو اپنے منہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے وَ مِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ کی کیا تفسیر بیان فرمائی؟

جواب: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حقیقت یہ ہے کہ خواہ اس آیت میں محمد رسول اللہ ﷺ کو خطاب کیا گیا ہو خواہ تمام مسلمانوں کو اس کے معنی قبلہ کی طرف منہ کرنے کے ہو ہی نہیں سکتے۔ اول تو اس لیے کہ وہ نمازیں جو کسی شہر یا گاؤں میں رہتے ہوئے ادا کی جاتی ہیں شہر سے نکلتے وقت کی نمازوں سے بالعموم زیادہ ہوتی ہیں۔ ایسی صورت میں حکم وہ دینا چاہیے تھا جس کا زیادہ نمازوں پر اطلاق ہو سکتا نہ کہ ایسا حکم دیا جاتا جس پر عمل کرنے کا امکان سفر کی حالت میں بہت ہی کم ہوتا ہے...... ان حالات میں وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ کا حکم بے معنی بن جاتا ہے کیونکہ کسی شہر سے نکلتے وقت شاذ ہی نماز کا موقعہ ہوتا ہے۔ بالعموم یا تو انسان اس وقت نماز ادا کر چکا ہوتا ہے یا اگر ادا کرنی ہوتی ہے تو کچھ دیر کے بعد بھی وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

سوال: حضور انور نے مکرم ڈاکٹر شیخ محمد محمود صاحب کی شہادت کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

جواب: مکرم ڈاکٹر شیخ محمد محمود صاحب کو معاند احمدیت نے 16 مئی کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔ تفصیلات میں لکھا ہے کہ وقوعہ کے روز ڈاکٹر صاحب نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنی فیملی کے ہمراہ فاطمہ ہسپتال سرگودھا جہاں وہ پریکٹس کرتے تھے پہنچے۔ ہسپتال میں داخل ہو کر main استقبال کی جگہ سے گزرتے ہوئے ایمرجنسی کے سامنے کوریڈور میں پہنچ کر اپنے کمرے کی طرف جا رہے تھے کہ وہاں پہلے سے موجود ایک نامعلوم شخص جو آپ کے پیچھے پیچھے آیا اس نے شاپنگ بیگ سے پستول نکال کر پشت سے فائرنگ کر دی۔ انہیں دو گولیاں لگیں جو آر پار ہو گئیں۔ فوری طور پر سول (civil) ہسپتال لے جایا گیا لیکن زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مکرم ڈاکٹر صاحب شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ وقوعہ کے بعد حملہ آور اسلحہ لہراتے ہوئے ہسپتال کے باہر کھڑے اپنے ساتھی کے ہمراہ موٹر سائیکل پر فرار ہو گیا۔ شہادت کے وقت مرحوم کی عمر 59 سال تھی۔

رحمانیت کا مظہر تام محمد ﷺ ہے کیونکہ محمد کے معنے ہیں بہت تعریف کیا گیا اور رحمن کے معنے ہیں بلا مُزد بن مانگے بلا تفریق، مومن و کافر کو دینے والا اور یہ صاف بات ہے کہ جو بن مانگے دے گا، اس کی تعریف ضرور کی جائے گی پس محمد (ﷺ) میں رحمانیت کی تجلی تھی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 26 جنوری 2007 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: آنحضرت ﷺ کا صفت رحمانیت کا پرتو ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: رحمانیت کا مظہر تام محمد ﷺ ہے کیونکہ محمد کے معنے ہیں بہت تعریف کیا گیا اور رحمن کے معنے ہیں بلا مُزد بن مانگے بلا تفریق، مومن و کافر کو دینے والا اور یہ صاف بات ہے کہ جو بن مانگے دے گا، اس کی تعریف ضرور کی جائے گی۔ پس محمد (ﷺ) میں رحمانیت کی تجلی تھی۔

سوال: رحمت کس طرح چھینی جاتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو جو صادق و مصدوق ابو القاسم اور جھونپڑی والے ہیں، یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحمت تو صرف بدبخت سے ہی چھینی جاتی ہے۔

سوال: اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کی گرفت اور سزا کے بارے میں معلوم ہو جائے تو کیا ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کی گرفت اور سزا کے بارے میں معلوم ہو جائے تو جنت کی کوئی بھی امید نہ کرے اور اگر کافر کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے پاس کتنی رحمت ہے تو کوئی بھی جنت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو سو حصوں میں پیدا کیا جن میں سے ایک حصہ مخلوقات میں رکھ دیا جس سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت کے ننانوے حصے ہیں۔

سوال: مومن کا جنت سے ناامید ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مومن کا جنت سے نااُمید ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مومن ہونے کے بعد انسان رحمانیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی گرفت اور سزا کے بارے میں معلوم ہو جائے تو جنت کی کوئی امید نہ رکھے۔ اور کافر جو ہے اس کو رحمت کا پتہ لگ جائے تو اس کو یہی امید رہے کہ مَیں جنت میں جاؤں گا۔ اگر یہی ہو کہ مومن کو کوئی امید نہ ہو تو پھر تو کوئی ایمان لانے کی جرأت نہ کرے۔ مطلب یہ ہے کہ مومن کیونکہ تقویٰ کی وجہ سے، باقی صفات کا علم ہونے کی وجہ سے ان کا بھی فہم و ادراک رکھتا ہے اور اس میں بڑھ رہا ہوتا ہے اس لئے یہ خوف بھی ہوتا ہے کہ کسی غلط عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ حاصل کر لے، اس لئے ہمیشہ سیدھے راستے پر چلتا رہنے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتا ہے۔

سوال: ہمیں آجکل آدم علیہ السلام کی کون سی دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے

ہیں کہ: انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو، خواہ باطن کا ہو، اسے علم ہو یا نہ ہو...... سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے، رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس طرح رحم کرتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جسے اللہ نے مال اور اولاد عطا کی تھی، جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا میں تمہارے لئے کیسا باپ رہا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے بہتر باپ، آپ بہت اچھے باپ تھے۔ اس نے کہا لیکن مَیں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں چھوڑی اور جب مَیں اللہ کے حضور پیش ہوں گا تو وہ مجھے عذاب دے گا۔ میری کوئی نیکی ہی نہیں ہے۔ اس لئے دھیان سے سن لو، غور سے سن لو کہ جب مَیں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور جب میں کوئلہ بن جاؤں تو مجھے پیس دینا پھر جب شدید آندھی چلے تو میری راکھ کو اس میں اڑا دینا اور اُس نے ان سے اس بات کا بڑا پختہ عہد لیا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے ربّ کی قسم انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب اس طرح ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو اکٹھا کیا تو وہ ایک مجسم شخص کی صورت میں کھڑا ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے میرے بندے کس چیز نے تجھے ایسا کرنے پر اکسایا تھا۔ اس نے کہا تیرے خوف نے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی اس پر رحم کرتے ہوئے کی۔

سوال: صفت رحمانیت کا ادراک پیدا کرنے کا کیا طریق ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بچہ تھا۔ وہ اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تُو اس سے رحم کا سلوک کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا جی حضورؐ، آپ نے فرمایا اللہ تجھ پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا تو اس سے کرتا ہے۔ اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کس شخص پر رحم کا سلوک نہیں کرے گا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت جریرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرے گا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

سوال: کن کن معاملات میں صلح رحمی کا خاص خیال رکھنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپس کے تعلقات میں صلہ رحمی کا خیال رکھنا چاہئے، دوستی کا خیال چاہئے، ہمسائیگی کا خیال رکھنا چاہئے، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے، رحم کے جذبات دل میں ہونے چاہئیں۔ آنحضرت ﷺ نے عام تعلقات میں ایک دوسرے کو رحم کی تلقین فرمائی ہے۔ اسی طرح عام معاملات میں عمومی صرفِ نظر نظامِ جماعت کے لئے بھی ہے، خلیفۂ وقت کے لئے بھی ہے۔

سوال: چھوٹوں پر رحم اور بزرگوں کی عزت کے متعلق حضور انور نے کون سی حدیث پیش کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں، زربی کہتے ہیں کہ مَیں نے انس بن مالکؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بوڑھا آدمی نبی کریم ﷺ سے ملنے کے لئے آیا۔ لوگوں نے اسے جگہ دینے میں سستی سے کام لیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بزرگوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

سوال: رسول کریم ﷺ نے اہل جنت کی کیا نشانیاں بیان فرمائیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت رسول کریم ﷺ نے اہل جنت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل جنت تین قسم کے ہیں ایسا حاکم جو انصاف پسند ہو، کثرت سے صدقات کرنے والا ہو، عقلمند ہو۔ اور ایسا آدمی جو رحم کرنے والا ہو، رشتے داروں اور مسلمانوں کے لئے نرم دل ہو اور تیسری یہ چیز بتائی تھی کہ ایسا آدمی جو محتاج ہو مگر سوال نہ کرے اور صدقہ کرنے والا ہو۔

سوال: ایک مومن کا دوسرے مومن سے کس طرح کا سلوک ہونا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بیماری کی حالت میں ایک جسم کی جو یہ حالت ہے، وہی ایک مومن کی دوسرے مومن کے بارے میں ہونی چاہئے، بجائے نقصان پہنچانے کے، کسی کی تکلیف کا احساس نہ کرنے کے، تکلیف کا احساس کرنا چاہئے اور اس کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

✿✿✿✿

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تمام بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نُور ہے۔

(قشیریہ، باب التقویٰ، صفحہ 56)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 09 اپریل 2025ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم دانیال سلیم پراچہ صاحب

(آلڈرشاٹ نارتھ۔ یوکے)

5 اپریل 2025ء کو 46 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مکرم شیخ محمد اقبال پراچہ صاحب (آف بھیرہ) کے پوتے تھے۔ آپ نے اسلام آباد پاکستان اور یوکے میں لمبا عرصہ خدام الاحمدیہ کے شعبہ عمومی میں خدمت کی توفیق پائی۔ بڑے اخلاص سے ڈیوٹی دیتے تھے۔ کینسر کی تکلیف دہ بیماری کو بڑے صبر و حوصلہ سے برداشت کیا۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں والدین، اہلیہ، ایک بھائی اور دو بہنیں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم صادق محمد صاحب (کینیڈا)

ابن مکرم صالح محمد صاحب

(واقف زندگی و مبلغ سلسلہ مغربی افریقہ)

16 مارچ 2025ء کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت میاں فضل محمد صاحب رضی اللہ عنہ (آف ہرسیاں والے) اور حضرت برکت بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کے پوتے اور مکرم عبدالرحیم دیانت صاحب درویش قادیان کے داماد تھے۔ مرحوم کے والد مکرم صالح محمد صاحب لمبا عرصہ افریقہ میں بحیثیت تاجر مبلغ خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم درس و تدریس کے پیشہ سے وابستہ تھے۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت چودہ سال تک سیرالیون اور نائیجیریا میں استاد رہے اور پھر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں دس سال تک پڑھاتے رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، مالی قربانیوں میں پیش پیش، سادہ مزاج، خوش اخلاق، ہر دلعزیز شخصیت کے مالک ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کے سب بچے بھی اچھے تعلیم یافتہ اور جماعت کے خدمت گزار ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے، پانچ بیٹیاں، ایک بھائی اور ایک بہن شامل ہیں۔ آپ مکرم عبدالباسط شاہد صاحب (مربی سلسلہ و مؤلف سوانح فضل عمرؓ) کے کزن اور بہنوئی تھے۔ آپ کے دو داماد مربی سلسلہ ہیں۔

(2) مکرم سعید احمد ملک صاحب

(میری لینڈ۔ امریکہ)

15 دسمبر 2024ء کو 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت الحاج مولوی محمد عبداللہ صاحب کے پڑ پوتے اور ملک عبدالرحمٰن صاحب کے پوتے تھے۔ 1967ء میں آپ نے پشاور یونیورسٹی سے Botany میں ماسٹرز کی ڈگری مکمل کی اور اس کے بعد پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ پشاور میں تین سال بطور ریسرچ سکالر کام کیا۔ 1970ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے نصرت جہاں سکیم کا آغاز فرمایا تو آپ اور آپ کی بڑی ہمشیرہ محترمہ نعیمہ لطیف صاحبہ کو 1972ء سے 1985ء تک اس سکیم کے تحت نائیجیریا میں بطور استاد خدمت کی توفیق ملی۔ 1989ء میں آپ اپنی فیملی کے ساتھ امریکہ منتقل ہو گئے جہاں آپ کو دو جماعتوں میں بطور لوکل سیکرٹری مال خدمت کی توفیق ملی۔ 2005ء میں آپ نے نیشنل ہیڈکوارٹر مسجد بیت الرحمٰن میں خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کر دیا اور یہاں بطور آفس مینیجر کام کرنا شروع کیا اور 2019ء کے آخر تک خدمت کی توفیق پائی۔ بطور آفس مینیجر مرحوم نے بہت محنت، لگن اور ذمہ داری سے کام کیا۔ آپ اپنے مفوضہ فرائض میں نظام جماعت کی اطاعت اور تقویٰ کو ذاتی تعلقات پر ترجیح دیتے تھے اور ہمیشہ بے لوث ہو کر خدمت کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے، 3 بیٹیاں، ایک بھائی اور 2 بہنیں شامل ہیں۔

(3) مکرمہ جبین صاحبہ

بنت مکرم مسعود احمد درد صاحب مرحوم (کراچی)

12 فروری 2025ء کو 47 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے قیادت ڈرگ روڈ کراچی میں پانچ سال سیکرٹری اصلاح وارشاد اور دو سال سیکرٹری وقف نو کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم شاہد احمد مسعود صاحب (مبلغ سلسلہ ریجن بندوکو، آئیوری کوسٹ مغربی افریقہ) کی ہمشیرہ تھیں۔

(4) مکرمہ نعیمہ فرحت صاحبہ

اہلیہ مکرم ملک فدا صاحب مرحوم (ورجینیا۔ امریکہ)

14 فروری 2025ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم حاجی محمد عبد اللہ صاحب (واقف زندگی و سابق نائب ناظر بیت المال ربوہ) کی بیٹی تھیں۔ آپ نے مقامی سطح پر سیکرٹری ناصرات کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹے اور 3 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم رائے اطہر احمد صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) کی پڑنانی تھیں۔

(5) مکرم شفیق احمد خان صاحب (بیلجیم)

23 دسمبر 2024ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں غلام قادر صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے اور ابتدائی مبلغین مکرم مولانا غلام احمد فرخ صاحب اور مکرم مولانا غلام حسین ایاز صاحب کے بھانجے تھے۔ آپ ایمان کے پکے اور سخت مخالفت کے باوجود ثابت قدمی کے ساتھ احمدیت پر قائم رہنے والے بزرگ تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص اور فدائیت کا تعلق تھا۔ 2015ء میں اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ہمراہ بیٹوں کے پاس رہنے کے لیے بیلجیم آ گئے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔

(6) مکرم کرنل مقصود احمد صاحب
ابن ملک محمود احمد صاحب (لاہور)

13 جنوری 2025ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت حاجی نصیر الحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے اور حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحب رضی اللہ عنہ (آف نوشہرہ ککے زیاں) کے پڑنواسے تھے۔ مرحوم کو فوج میں دوران سروس اپنے سینئرز اور جونیئرز میں بہت عزت کا مقام حاصل تھا۔ مرحوم پاکستان میں جلسہ سالانہ کے دوران حفاظت خاص میں نیز دارالذکر لاہور میں بھی لمبا عرصہ سیکورٹی کی ڈیوٹی دیتے رہے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، جماعت کے ساتھ بھر پور تعاون کرنے والے، خلافت کے جاں نثار اور فدائی انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ جب بھی حلقہ میں کسی اہم کام کے لیے ضرورت ہوتی یا کسی مد میں اضافی رقم درکار ہوتی تو خوشی سے اپنا حصہ ڈالتے۔ لوگوں کے ذاتی کاموں اور انسانیت کی خدمت اور ہیومینٹی فرسٹ کے کاموں میں بھی اپنا مکمل تعاون پیش کرتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم ملک نسیم احمد صاحب (آف سویڈن) کے چھوٹے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

۞۞۞۞

تصحیح

اخبار بدر کے شمارہ نمبر 4 ستمبر 2025ء کے صفحہ نمبر 12 پر مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب کے شائع شدہ مضمون میں پہلا حوالہ Hindustan Times 04-04-2025 لکھا گیا ہے۔ اصل حوالہ 16-04-25 ہے۔ احباب اس کی دُرستی فرمالیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ آپ کا اطاعت کا معیار دوسروں سے بہت اونچا ہونا چاہیے
کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ جن قوموں میں اطاعت کی کمی آئی وہ کمزور اور منتشر ہو کر تباہ ہوگئیں

آپ کو اپنی نمازوں کی بروقت ادائیگی اور عبادات کی طرف خصوصی توجہ دینی ہوگی،
خشوع وخضوع کے ساتھ نمازوں کو ادا کریں
اس زمانے میں جب انٹرنیٹ اور دیگر برائیوں کی وجہ سے زندگیاں تباہ ہو رہی ہیں
آپ کو اپنے آپ کو ان برائیوں سے محفوظ رکھنا ہے

اس وقت اصل اطاعت کا معیار یہ ہے کہ ہر واقف نو خوش دلی سے اپنے آپ کو جماعت کے لئے پیش کرے
اور قطع نظر اس کے کہ آپ کو جماعت کی طرف سے کتنا الاؤنس ملتا ہے یا تھوڑے پیسوں میں گزارا کرنا پڑتا ہے،
اس وقت آپ کا مقصد نیکی اور تقویٰ میں آگے بڑھنا ہونا چاہیے

اجتماع وقف نو جرمنی 2024ء کے موقعہ پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز پیغام

پیارے واقفین نو جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے سالانہ نیشنل اجتماع کے موقعہ پر میں آج آپ کے سامنے چند اہم باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ میں سے ہر واقف نو کو اپنے وقف کی حقیقی روح کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو دوسروں کے لئے نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے واقفین نو کی حیثیت سے آپ کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس کے لئے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ آپ کا اطاعت کا معیار دوسروں سے بہت اونچا ہونا چاہیے۔ کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ جن قوموں میں اطاعت کی کمی آئی وہ کمزور اور منتشر ہو کر تباہ ہوگئیں۔ ہمیں ان قوموں سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ اس لئے آپ نے جب اپنے والدین کے عہدوں کو جاری رکھتے ہوئے اسلام احمدیت کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ جماعت آپ کو جہاں بھی بھجوائے، جو بھی ہدایت دے اس پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کریں۔ لوگ مجھے لکھتے ہیں اور واقفین نو لڑکے لڑکیاں بھی اپنے خطوط کے ذریعہ راہنمائی لیتے ہیں کہ وہ مستقبل کی پڑھائی یا تعلیم کس فیلڈ میں مکمل کریں۔ میں ان کو اکثر یہی کہتا ہوں کہ جس فیلڈ میں آپ کی دلچسپی ہے اسی میں مزید تعلیم حاصل کر کے اپنی خدمات جماعت کے لئے پیش کر دیں۔ لیکن اگر کہیں کسی بھی صورت میں جماعت کو آپ کی ضرورت پڑے تو تعلیم مکمل ہونے سے پہلے بھی آپ کو خدمت کے لئے لیا جاسکتا ہے۔ اس وقت اصل اطاعت کا معیار یہ ہے کہ ہر واقف نو خوش دلی سے اپنے آپ کو جماعت کے لئے پیش کرے۔ اور قطع نظر اس کے کہ آپ کو جماعت کی طرف سے کتنا الاؤنس ملتا ہے یا تھوڑے پیسوں میں گزارا کرنا پڑتا ہے۔ اس وقت آپ کا مقصد نیکی اور تقویٰ میں آگے بڑھنا ہونا چاہئے۔ اگر آپ نیکی اور تقویٰ کا مظاہرہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ خود آپ کا کفیل ہوگا۔ وہ آپ کی ضروریات کو بھی پوری کرے گا اور اپنے بے شمار انعامات سے بھی نوازے گا۔ لیکن اس کے لئے آپ کو اپنی نمازوں کی بروقت ادائیگی اور عبادات کی طرف خصوصی توجہ دینی ہوگی۔ خشوع وخضوع کے ساتھ نمازوں کو ادا کریں۔ اس زمانے میں جب انٹرنیٹ اور دیگر برائیوں کی وجہ سے زندگیاں تباہ ہو رہی ہیں آپ کو اپنے آپ کو ان برائیوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ صرف تعلیمی اور تعمیری سرگرمیوں میں حصہ لیں۔ اپنی تعلیم میں نمایاں کامیابی حاصل کریں اور ایسے پیشے اختیار کریں جو آپ کو اللہ کے قریب کرنے والے ہوں اور تبلیغ کے نئے راستے کھولنے والے ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ آپ قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر اور ان پر عمل کر کے جماعت کے لئے فخر کا باعث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے اس اجتماع کو بھی ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 23 اپریل 2025ء)

۞۞۞۞

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور اپنے دوست احباب کو بھی اسکے پڑھنے کی ترغیب دیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخبار بدر کے خصوصی شمارہ دسمبر 2014 کے لئے اپنا پیغام ارسال کرتے ہوئے فرمایا:

”یہ بات بدر کے ادارہ اور قارئین کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ اخبار احباب جماعت کی روحانی اصلاح اور ترقی کیلئے جاری کیا گیا تھا اور ہمارے بزرگوں نے باوجود نامساعد حالات کے پوری جانفشانی سے اسے ہمیشہ جاری رکھنے کی سعی کی اور ان کی دعاؤں اور پاک کوششوں کی برکت سے ہی آج تک یہ جاری ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی اسے پڑھیں اور اس سے استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہندوستان کے احمدیوں کو بالخصوص اور باقی دُنیا میں بسنے والے احمدیوں کو بالعموم اس کے مطالعہ کی اور اس سے وابستہ برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔“

سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس نہایت اہم اور بصیرت افروز ارشاد کے پیش نظر احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ ہر گھر میں اخبار بدر کے مطالعہ کو یقینی بنایا جانا بہت ضروری ہے۔ اخبار بدر میں قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کے علاوہ حضور انور کے خطبات جمعہ، خطابات، نیز حضور انور کے مختلف ممالک کے بابرکت دوروں کی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز رپورٹیں باقاعدگی سے شائع ہوتی ہیں جس کا مطالعہ ہر احمدی کیلئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے اب یہ اخبار اردو کے علاوہ ہندی، بنگلہ، تامل، تیلگو، ملیالم، اُڑیہ، کنڑ زبانوں میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ جن احمدی دوستوں نے اب تک اخبار بدر اپنے نام جاری نہیں کروایا ہے، ان سے درخواست ہے کہ اخبار بدر اپنے نام جاری کروا کر خود بھی اس کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں اور گھر کے دیگر افراد کو بھی اس کے مطالعہ کا موقع فراہم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت امیر المومنین کے ارشادات پر من وعن ان کی حقیقی روح کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اخبار بدر کے وقت پر نہ پہنچنے نیز چندہ جات کی ادائیگی یا کسی بھی طرح کی معلومات کیلئے دفتر مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر سے رابطہ کریں۔ جزاکم اللہ

(ادارہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر 12398: میں عبد الکریم کھٹانہ ولد مکرم سخی محمد کھٹانہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 18 مئی 1975ء تاریخ بیعت: 1998ء ساکن: ستراجن کھری بٹہ پورہ کولگال کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جون 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2 کنال بنجر زمین ہے اور اسی زمین میں ایک عدد کچہ مکان 20x18 فٹ ہے جس کا خسرہ نمبر 1623 ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/4,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد شاہ العبد: عبد الکریم کھٹانہ گواہ: طاہر احمد نائک

مسل نمبر 12399: میں خالد محمد ناصر ولد مکرم طاہر احمد شاہ صاحب قوم احمدی مسلمان ریٹائر نیوی تاریخ پیدائش 9 جنوری 1988ء پیدائشی احمدی ساکن: مادوجن، شوپیان، جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 جون 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد شاہ العبد: خالد محمد ناصر گواہ: طاہر احمد نائک

مسل نمبر 12400: میں عرفان احمد میر ولد مکرم مبارک احمد میر صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش: 11 جولائی 1985ء پیدائشی احمدی ساکن: ماندوجن ضلع وتحصیل شوپیان زون بی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جون 2023ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مکرم طاہر احمد شاہ العبد: عرفان احمد میر صاحب گواہ: رفیق احمد بیگ

مسل نمبر 12401: میں راشدہ بیگم زوجہ مکرم عبد الکریم کھٹانہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم مارچ 1985ء پیدائشی احمدی ساکن: ستراجن کھری بٹہ پورہ، کولگام، جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 جون 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/25,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد شاہ الامۃ: راشدہ بیگم گواہ: طاہر احمد نائک

مسل نمبر 12402: میں زرینہ بیگم زوجہ مکرم محمد عطاء اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 14 جون 1989ء تاریخ بیعت: 2003ء ساکن: چندہ پور تاڑوائی کاماریڈی تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ 75 گز زمین پر گھر بنا ہوا ہے جو کہ مسجد احمدیہ نور کے قریب چندہ پور ضلع کاماریڈی تلنگانہ میں واقع ہے۔ یہ گھر حق مہر کی صورت میں ادا کیا گیا ہے جسکی مالیت مبلغ -/3,00,000 روپے ہے۔ زیور طلائی 5 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عطاء اللہ الامۃ: زرینہ بیگم گواہ: محمد ناصر احمد

مسل نمبر 12403: میں محمد عطاء اللہ ولد مکرم محمد ہدایت اللہ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن: چندہ پور تاڑوائی کاماریڈی تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے: 13 گھنٹہ زمین چندہ پور میں واقع ہے، ایک جدی مکان جو کہ ابھی تقسیم نہیں ہوا جب بھی ہوگا دفتر کو اس کی اطلاع کر دی جائے گی، ایک آٹو ہے جس کی قیمت -/40,000 روپیہ ہے جو کہ 2010 کا ماڈل ہے، ایک آٹا کی چکی ہے جو کہ ابھی جدی جائیداد میں شمار ہے تقسیم ہونے پر دفتر کو اطلاع کر دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مشتاق احمد العبد: محمد عطاء اللہ گواہ: انوار اللہ شریف صاحب

مسل نمبر 12404: میں محمد انوار ولد مکرم کریم بخش صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1955ء تاریخ بیعت: 1975ء ساکن: جماعت احمدیہ بہوہ ضلع فتح پور یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد مکان جو کہ شام لاٹ میں واقع ہے، گرام سجاز مین تقریباً 3 لاکھ روپے موجودہ قیمت۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد العبد: محمد انوار گواہ: مکرم طاہر احمد

مسل نمبر 12405: میں موسمہ خاتون زوجہ مکرم محمد انوار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 3 جون 1960ء پیدائشی احمدی ساکن: محلہ وجے نگر جماعت احمدیہ بہوہ ضلع فتح پور یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 16 گرام 22 کیریٹ (ایک عدد کانٹے، ایک عدد لاکٹ، ایک عدد انگوٹھی) زیور نقرئی: 60 گرام پازیب۔ حق مہر -/2,500 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد الامۃ: موسمہ خاتون گواہ: طاہر احمد

مسل نمبر 12406: میں عبد الرحیم ولد مکرم عبد السلام صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 57 سال تاریخ بیعت: 1985ء ساکن: کنچن باغ حیدر آباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ کھیتی زمین بمقام ہوس کبا (نزد شموگہ) سروے نمبر 1/78/25 رقبہ دو ایکڑ جس کی موجودہ قیمت ایک کروڑ بیس لاکھ روپے ہے، ایک کھیتی زمین بمقام ہوس کبا (نزد شموگہ) سروے نمبر 78/24 رقبہ دو ایکڑ اس کی موجودہ قیمت ایک کروڑ بیس لاکھ روپے ہے، والد صاحب مرحوم کی طرف سے ترکہ میں ملنے والی رقم مبلغ دس لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/13,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ چاند مجیب العبد: عبد الرحیم گواہ: رفیق احمد دیودرگی

مسل نمبر 12407: میں نصیر احمد وسیم ولد مکرم رشید احمد مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 70 سال پیدائشی احمدی ساکن: راجندر نگر حیدر آباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 30 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک فلیٹ راجندر نگر میں واقع ہے جس میں تین بیڈ روم ہیں فلیٹ نمبر 97 ہے، ایک مکان چنتہ کنٹہ میں واقع ہے جس کا رقبہ 1083 مربع گز ہے، ایک مکان چنتہ کنٹہ میں واقع ہے جس کا رقبہ نمبر 975 ہے، ایک مکان کاؤں کٹلا میں واقع ہے جس کا رقبہ نمبر 213 گز ہے مکان نمبر 29-3 ہے، ایک خالی فلیٹ جس کا کل رقبہ 560 گز ہے، قادیان کے کیرالہ ہاؤس میں ایک سنگل روم کا فلیٹ ہے فلیٹ کا نمبر G-2 ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/27,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منیر احمد سعید العبد: نصیر احمد وسیم گواہ: داؤد نعمان

A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

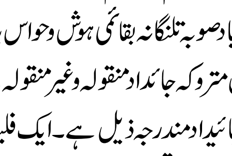

Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones

TOONICE
DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street Melapalayam, Tirunelveli-627005 Tamil Nadu, India
+91 9659389953 toonicegems@gmail.com

Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road Balaji Nagar Extension Puzhuthivakkam, Chennai-600091 Tamil Nadu, India
+91 9042150339 alnidagems@gmail.com

HGEMS
HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot Siphraya, Bangrak Bangkok - 10500 Thailand
+66 638751327 gemscertify22@gmail.com

طالب دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 18 September - 2025 Issue. 38

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

بنوہوازن، جنکا یہ دعویٰ تھا کہ آج تک محمد ﷺ کا مقابلہ کسی جنگجو قوم سے ہوا ہی نہیں، ہم سے مقابلہ ہوگا تو ہم بتائینگے کہ جنگ کیا ہوتی ہے اور جو فی الحقیقت عرب کے طاقتور ترین قبائل میں سے ایک تھا، وہ تھوڑی ہی دیر میں شکست کھا کے بھاگنے لگے اور اپنے بیوی بچوں کی کسی کو کچھ خبر نہ رہی

جنگ حنین میں صحابہؓ کی فدائیت اور ہوازن کی شکست کا عبرتناک واقعہ اور اس کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

مکرم ڈاکٹر سیّد شہاب احمد صاحب آف انڈیا مقیم کینیڈا، مکرم مبارک کھوکھر صاحب لاہور کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 ستمبر 2025 بمقام مسجد مبارک اسلام آباد یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: غزوۂ حنین میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے لشکروں کے نازل کیے جانیکا ذکر ملتا ہے جنہیں فرشتوں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ غزوہ حنین کے ذکر میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اُسنے ایسے لشکر اتارے جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور اُسنے ان لوگوں کو عذاب دیا جنہوں نے کفر کیا تھا اور کافروں کی ایسی ہی جزا ہوتی ہے۔

مفسرین اور سیرت نگاروں نے اِس جنگ میں فرشتوں کے نزول پر مختلف بحثیں کی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فرشتوں کا نزول محض مؤمنوں کے لئے بطور بشارت اور ان کے دلی اطمینان کے لئے تھا ورنہ فرشتے جنگ میں عملاً شریک نہیں ہوئے تھے۔

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ فرشتے جنگ میں عملاً شریک ہوئے۔ البتہ یہاں یہ ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ نصرت کے لئے تو ایک ہی فرشتہ کافی تھا، تو ہزاروں فرشتے کیوں نازل ہوئے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ صحیحین میں موجود عرصۂ جنگ میں فرشتوں کے نزول کی احادیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے فرشتوں کا نزول اور مسلمانوں کو اِس کی اطلاع بطورِ خوشخبری تھی، ورنہ اللہ اِس کے بغیر بھی اپنے دشمنوں کے خلاف مسلمانوں کی مدد کرسکتا ہے، اِس لئے اُس نے فرمایا ہے کہ مدد صرف اللہ کی طرف سے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآن میں فرشتوں کی مدد کی خوشخبری کا واقعہ ہے تا کہ مؤمنوں کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچے اور معرکے میں انہیں کوئی ڈر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مؤمنوں سے وعدہ کیا اور انہیں خوشخبری دی کہ وہ پانچ ہزار فرشتوں سے ان کی مدد کو آئے گا۔ اس عدد کو زیادہ کر کے اس لئے دکھایا تا کہ ان کے لئے خوشخبری ہو حالانکہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہی یہ قدرت رکھتا ہے کہ وہ اپنے رب کے حکم سے زمین کو تہ و بالا کر دے۔ اس کے لئے پانچ ہزار کی نہیں بلکہ پانچ کی بھی ضرورت نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اُن کو عظیم نصرت دکھائے تو اس نے وہ لفظ اختیار کیا جس سے امداد کرنیوالے کی کثرت ظاہر ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جب انصار کو پُکارا اور وہ واپس آ گئے اور پھر خوب جوش و خروش سے لڑنے لگے تو اِسکے ساتھ ہی نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اور اپنے ہاتھ سے کنکریوں کی ایک مُٹھی کفّار کی طرف پھینکی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بنوہوازن، جنکا یہ دعویٰ تھا کہ آج تک محمد ﷺ کا مقابلہ کسی جنگجو قوم سے ہوا ہی نہیں، ہم سے مقابلہ ہوگا تو ہم بتائینگے کہ جنگ کیا ہوتی ہے اور جو فی الحقیقت عرب کے طاقتور ترین قبائل میں سے ایک تھا، وہ تھوڑی ہی دیر میں شکست کھا کے بھاگنے لگے اور اپنے بیوی بچوں اور مال مویشی کی کسی کو خبر نہ رہی۔ یہ بھاگنے والے اوتاس کی طرف بھاگ نکلے۔

ہوازن کے راہِ فرار اختیار کرنیکے باوجود ثقیف قبیلہ کے جنگجو ڈٹے رہے اور نہایت دلیری سے لڑتے رہے، یہاں تک کہ اُن کے ستّر لوگ مارے گئے۔ اُن کا سب سے آخری علَمبردار عثمان بن عبداللہ تھا، جب وہ قتل ہوا تو پھر ثقیف بھی بھاگ گئے۔ اِس جنگ میں چار صحابہؓ شہید ہوئے۔ اِن کے نام یہ ہیں:

حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا کے بیٹے ایمن بن عُبَیدؓ۔ سُراقہ بن حارثؓ، یزید بن زمعہؓ اور چوتھے حضرت ابو عامرؓ تھے۔

ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ جب کفّار کو شکست ہوگئی اور مسلمان اپنے اپنے خیموں کی طرف چلے گئے تو مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ لوگوں کے درمیان چل رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ مجھے خالد بن ولید تک کون پہنچائے گا؟ جب اُن کے پاس پہنچے، تو خالد کجاوے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ حضورؐ خالد کے پاس بیٹھ گئے اور زخم دیکھ کر اپنا لُعابِ دہن لگایا۔ جس سے اُنہیں شفا ہوگئی۔

سریّہ اَوطاس کی تفصیل یوں ہے کہ حنین کے میدان سے بُری طرح شکست کھانے کے بعد بنوہوازن کا لشکر، جدھر اُن کا منہ اُٹھا، اُس طرف بھاگ گئے۔ اِس کا ایک حصّہ، جس میں بنوہوازن کا سپہ سالار مالک بن عوف بھی تھا، وہ طائف کی طرف بھاگا اور طائف کے قلعے میں پناہ لے لی اور ایک حصّہ اَوطاس کی وادی میں جمع ہوگیا اور ایک نخلہ کی طرف بھاگ گیا۔

بنوہوازن چونکہ اپنے بیوی بچے اور سارے مال مویشی اپنے ساتھ لے کر حملہ آور ہوئے تھے اور خود تو وہ بھاگ گئے اور اب یہ سب کچھ مالِ غنیمت کے طور پر مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا تھا۔

پھر حضور انور نے سریّہ طفیل بن عمرو دوسی کا ذکر فرمایا جو شوّال آٹھ ہجری میں ہوا۔ آنحضرت ﷺ جب حنین سے طائف کی طرف چلنے لگے تو آپؐ نے طفیل دوسی کو ذوالکفین نامی بُت گرانے کیلئے بھیجا۔ آنحضرت ﷺ نے اُنکو اِس مہم کا امیر مقرر فرمایا اور یہ نصائح فرمائیں کہ اسلام خوب پھیلانا یعنی سلامتی کو رواج دینا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اللہ تعالیٰ سے اِس طرح حیا کرنا جسطرح ایک باوقار آدمی اپنے گھر والوں سے شرماتا ہے۔ جب بھی کوئی غلطی یا گناہ ہوجائے، اُسکے فوراً بعد نیکی کرلیا کرنا، کیونکہ نیکیاں گناہوں کو مٹا ڈالتی ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ اپنی قوم کے لوگوں کو ساتھ لینا اور یہ کام مکمل کر کے واپس طائف چلے آنا۔ چنانچہ آپؓ نے اپنی قوم کے چار سو افراد کو ساتھ لیا اور لکڑی کے بنے ہوئے اُس بُت کو آگ لگا کر جلا دیا۔

پھر حضور انور نے فرمایا: غزوۂ طائف شوّال 8 ہجری میں ہوا۔ طائف مکّہ سے مشرق کی جانب تقریباً 90 کلومیٹر پر ایک مشہور شہر ہے۔ طائف نہایت مضبوط مقام تھا۔ آپؐ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں ایک ہزار فوج کا ہراول دستہ روانہ کیا، اُنہوں نے وہاں پہنچ کر قلعہ یعنی طائف والوں سے مذاکرات کی کوشش کی، مگر وہ آمادہ نہ ہوئے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کو روانہ کرنے کے بعد آنحضرتؐ نے خود بھی طائف کا رُخ فرمایا۔

اہلِ طائف ایک عرصہ سے اِس جنگ کے لئے تیاری کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ابتدا میں طائف کے بہت قریب ایک کھلی جگہ پر پڑاؤ کیا۔ ابھی لشکر نے پوری طرح قیام بھی نہ کیا تھا کہ قلعے سے تیر اندازوں نے سخت تیر اندازی کر کے بہت سے مسلمانوں کو زخمی کر دیا۔ دورانِ محاصرہ دونوں طرف سے تیراندازی اور پتھراؤ کے واقعات بھی پیش آتے رہے۔ اِس صورتحال سے نمٹنے کے لئے آنحضرتؐ نے منجنیق لگا کر اہلِ طائف پر بڑے بڑے پتھر پھینکے۔

اِسی دوران آنحضرتؐ نے ایک مرتبہ طائف والوں کے انگوروں کے باغات کاٹنے کا بھی حکم دیا، میرا خیال ہے کہ یہ آخری حربہ تھا، جو ڈرانے کے لئے عام طور پر استعمال کیا ہوگا کیونکہ بعد میں آپؐ نے اس سے منع بھی کر دیا تھا۔

آنحضرتؐ اور صحابہؓ نصف ماہ یا اِس سے بھی زائد عرصہ تک اہلِ طائف سے جنگ میں مصروف رہے۔ لیکن حنین کی شکست کا ایسا خوف اور رعب ان کے دلوں پر طاری ہو چکا تھا کہ وہ قلعے کے اندر سے لڑتے رہے اور باہر نہیں نکلے۔

ایک مرتبہ خالد بن ولیدؓ نے میدان میں نکل کر ثقیف کے بہادروں کو چیلنج کیا اور مبارزت کی دعوت دی، لیکن بار بار کی پکار پر کوئی بھی باہر نہ نکلا، یہاں تک کہ ثقیف کے سردار عبد یالیل نے حضرت خالدؓ کو بلند آواز سے پکار کر کہا کہ ہم میں کوئی بھی تمہارے ساتھ مقابلہ پر نہیں آئے گا۔ ہم اپنے قلعے میں محفوظ ہیں اور سال بھر کے لئے ہمارے پاس کھانا اور خوراک ہیں۔ ہمیں کوئی فکر نہیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نماز کے بعد مَیں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم ڈاکٹر سیّد شہاب احمد صاحب جو آجکل کینیڈا میں تھے، بنیادی طور پر انڈیا کے تھے۔ گزشتہ دنوں چھیانوے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ اِن کا ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت سیّد اِرادت حسین صاحبؓ آف صوبہ بہار کے نواسے تھے۔ آپ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے نفسیات میں ایم ایس سی کی، پھر بہار یونیورسٹی مظفر پور سے ایم اے کیا، بعد ازاں گلاسگو یونیورسٹی سکاٹ لینڈ سے اِسی مضمون میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ مرحوم کو مختلف وقتوں میں ہندوستان اور کینیڈا میں جماعتی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ اِن کا ایک اہم کارنامہ صوبہ بہار انڈیا کی تاریخِ احمدیت کو مرتّب کرنا بھی ہے۔

دوسرا ذکر ہے، مبارک کھوکھر صاحب لاہور کا۔ یہ بھی گزشتہ دنوں اِکاسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرّابعؒ کے ساتھ خاص تعلق تھا، اُنہوں نے ہی اِن کا رشتہ اور شادی کروائی اور خلافت سے پہلے بھی اُن کے ساتھ بہت قریبی تعلق تھا۔ جماعتی لحاظ سے کوئی ایسی اہم خدمت تو اِن کے سپرد نہیں ہوئی لیکن جماعتی خدمت کے لئے جب بھی اِن کو بلایا جاتا، یہ فوراً حاضر ہوجاتے۔

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad